ماہنامہ

انصاراللہ

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جون 2013ء شعبان 1434ھ / احسان 1392ہش

MTA

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک طبقہ ایسا ہے جو ہمارے پروگرام دیکھتا اور سنتا ہے اور اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے کہ اُن تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19/اپریل 2013ء)

اس شمارہ میں

- قرآن کریم میں دوران تلاوت سجدے
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی رواداری کے عظیم علمبردار
- MTA ایک آسمانی نعمت
- حسین معاشرے کا قیام
- مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت
- اردو نثر نگاری
- سب کام تقویٰ سے ہوویں
- تاریخ کے اجارہ دار

دعاؤں کی خصوصی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو نفلی روزہ کی تحریک اور دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 7/اکتوبر 2011ء کو فرمایا:۔

''......اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ 11/اکتوبر 2011ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مؤرخہ 8 مارچ 2013ء میں احباب جماعت کو درج ذیل دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

☆'' رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار'' (البقرہ:202)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

☆'' رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِیْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا إِصْراً کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِیْنَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَاطَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ. اے ہمارے رب! ہمارا مؤاخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر ان کے گناہوں کے نتیجہ میں تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

☆''رَبِّ کُلُّ شَیْئٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی'' کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے ہماری مدد فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے۔

فرمایا: ''یہ دعا بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے بھی اس دعا کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔''

''پاکستان کے احمدیوں کو میں خاص طور پر کہتا ہوں کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دیں۔ اپنی نمازوں میں ان دعاؤں کو خاص جگہ دیں اور ہر احمدی دعاؤں کی وہ روح اپنے اندر پیدا کرے۔''

حضور انور نے 15/مارچ 2013ء کے خطبہ جمعہ میں آج کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیت الدعا میں لکھی ہوئی یہ دعا پڑھنے کی بھی تحریک فرمائی۔

☆یَا ربّ فَاسْمَعْ دُعَائِیْ وَمَزِّقْ اَعْدائَکَ وأَعْدائِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وأَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَهِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَاتَذَرْمِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْراً.

یعنی اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

نیز فرمایا: پہلے بھی کچھ عرصہ ہوا جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب آ سکتا ہے۔

(قیادت تربیت انصار اللہ پاکستان)

ماہنامہ **انصار اللہ**

صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

احسان 1392 ھش / جون 2013ء / جلد 54 / شمارہ 06

ایڈیٹر: احمد طاہر مرزا

فہرست

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ (اداریہ)	4	سیرت مسیح موعودؑ بزبان مسیح موعودؑ	19
حسین معاشرہ (درس القرآن)	6	MTA کی برکات	20
آسمانی نعمت اور آفاقی مقبولیت (درس الحدیث)	7	بڑی اک دیوالی منانے چلے ہیں (غزل)	22
ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں (کلام الامام)	8	تاریخ کے اجارہ دار	23
وانی سقیت الماء ماء المعارف (عربی کلام)	9	نثر بھی تو لکھیں	29
چالاکیاں تو ہیچ ہیں .... (اردو کلام)	10	قرآن کریم میں سجدات تلاوت	32
نمازوں کی ترتیب	11	اخبار مجالس	33
مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت	12	قرآن کلاس	40
مذہبی رواداری کے عظیم علمبردار	15	شذرات	41

خدا کے واسطے کام کرنے والا کروڑ آدمی سے بہتر

"اس قسم کے آدمی پیدا ہو جانے چاہئیں جو دینی علوم سے پوری طرح واقفیت رکھنے والے ہوں۔ عالم باعمل ہوں تا کہ ان کی تحریر اور تقریر کا دوسروں پر بھی اثر ہو سکے۔ ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمی سے بہتر ہے۔" (ملفوظات جلد 5، طبع جدید، صفحہ 65)

نائبین: ریاض محمود باجوہ ۔ نوید مبشر شاہد ۔ مبشر احمد خالد

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-621463 موبائل نمبر مینیجر (0336-7700250)

ویب: ansarullahpk.org قائد اشاعت quaid.ishaat@ansarullahpk.org

ای میل magazine@ansarullahpk.org:ansarullahpakistan@gmail.com

پبلشر: عبدالمنان کوثر پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ) مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان سالانہ 200 روپے۔ قیمت فی پرچہ 20 روپے

ادا ریہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

سلسلہ احمدیہ کیلئے جب خلافت کے دست و بازو بننے کیلئے ایک اخبار کی ضرورت پڑی تو مالی وسائل کی شدید قلت تھی اور استحکام خلافت، اشاعت دین۔ مخالفین ومعاندین کی ریشہ دوانیوں کا منہ توڑ جواب دینے، سلسلہ احمدیہ کی تاریخ محفوظ کرنے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کو عام کرنے، مربیان کرام اندرون و بیرون ہند کی دینی و تربیتی سرگرمیوں نیز اشاعت سلسلہ احمدیہ کی روئیدادیں احباب کرام تک پہنچانے کیلئے ایک مکمل اخبار کی ضرورت تھی، اس مقصد کیلئے غیر معمولی مالی قربانی کرنے والوں میں حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مؤسس الفضل نے اخبار کی ان مالی مشکلات کا ذکر حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کے سامنے رکھا تو آپ نے فی الفور اپنے زیور پیش کردیئے اور جب ان زیورات کو بیچا گیا تو 700 روپے کی پونجی ہاتھ آئی۔ یہ تھا ابتدائی سرمایہ ''الفضل'' کا جو آج عالمی شہرت کا حامل، پاکستان کا قدیم ترین، ہمارا اور سب کا پیارا منفرد اخبار ہے۔'' ...... اللہ مجریھا و مرسھا'' کے ادا ریہ سے نکلنے والے ''الفضل'' کو بفضلہ تعالیٰ آج جون 2013ء کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ 16 صفحات پر مشتمل ہفت روزہ الفضل کا پہلا شمارہ بروز بدھ 18/جون 1913ء کو نکلا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا:

''خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے الفضل جاری کرتا ہوں''

پاکستان سے اخبار الفضل کا پہلا پرچہ 16/ستمبر 1947ء کو لاہور سے طبع ہوا۔ قیام پاکستان کے وقت اس اخبار نے غیر معمولی ملی فریضے سرانجام دیئے۔ اس وقت مغربی پاکستان کی طرف سے سرکار پاکستان کی طرف سے قومی ضروریات کے پیش نظر نیز عوام پاکستان کے مسائل کے پیش نظر کئی اشتہارات شائع ہوتے رہے جیسے کفایت شعاری، اجناس، کپڑے کی بچت، ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی وغیرہ۔ یہ تمام اشتہارات الفضل میں بھی شائع ہوتے رہے۔ قیام پاکستان کے نازک موقعہ پر بانی اخبار الفضل اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی طرف سے مسلسل اہالیان پاکستان کیلئے غیر معمولی پیغامات اور خطبات وخطابات نیز مضامین شائع ہوتے رہے جن میں قومی رہنماؤں کو نہایت قیمتی پند و نصائح سے نوازا گیا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی، آبادکاری، صنعت وحرفت، معیشت و بجٹ قدرتی وسائل کے صحیح استعمال کی بہتری کیلئے تجاویز، آئین و دستورسازی کے لئے لائحہ عمل نیز پاکستان کو بانی پاکستان قائداعظم کی امنگوں کے مطابق تعمیر کرنے کیلئے انقلاب آفرین پیغامات شامل تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کے جون سے دسمبر 1947ء تک پیغامات، مضامین، خطابات اور خطبات جمعہ جن میں اکثر الفضل کی زینت بنے، تاریخ پاکستان کی تدوین میں تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ 1947ء کے پیغامات وارشادات اور مضامین وکتب ''انوار العلوم'' جلد 19 کی صورت میں شائع ہوچکے ہیں۔ ان مضامین میں ''الفضل کے اداریہ جات'' کے عنوان سے حضور کے مضامین خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں۔ اسی طرح ''پاکستان کا

مستقل'، اور دیگر اہم مضامین بھی الفضل میں شائع ہوئے جواب ''انوارالعلوم'' کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ان کے مطالعہ سے اس بات کا بخوبی علم ہوگا کہ آپ نے اس اخبار کے ذریعے وطن عزیز کی کس قدر خدمت کی اور ایک عظیم رہبر کی حیثیت ہر قسم کی قیمتی تجاویز وآراء اور نصائح سے نوازا جو یقیناً اس مملکتِ خداداد کی بہتری کیلئے تحریر فرمائیں۔کاش کہ اگر ان پر عمل کیا جاتا تو آج ہمارا ملک ترقی ورفعت کی شاہراہ پر گامزن ہوتا اور اس کا شمار دنیا کے صف اول کے ممالک میں ہوتا۔

افسوس کہ آج 65 سال گزرنے کے باوجود ان پیغامات پر کماحقہ عمل نہ ہوسکا اور نتیجہ سب کے سامنے ہیں۔ہم نہ اقتصادیات میں آزاد ہیں نہ معیشیت میں خود کفیل نہ ہی قومی ذخائر سے بھر پور استفادہ کر رہے ہیں۔قومی امانت و دیانت کا فقدان ہے اور تعلیم و اخلاقیات میں زیر ہوتے جارہے ہیں۔ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ حضرت قائداعظم کی امنگوں کے مطابق پاکستان ہمیشہ قائم دائم اور آباد رہے اور حضرتِ قائداعظمؒ کے سنہری اصولوں کے مطابق تمام شہری آزادیٔ ضمیر کے ساتھ وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں اپنا قیمتی کردار ادا کرسکیں۔

اگر الفضل کو ہر فن مولا اخبار کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔قدرت ثانیہ کے مظاہر کے ادوار کے حالات وواقعات،سلسلہ کی کسی بھی اہم شخصیت کی سیرت وسوانح،اہم کوائف،مربیان کرام کے کارنامے،جانثاران احمدیت کے احوال،اشاعت لٹریچر،اہم تالیفات وتصانیف کی تاریخ وتعارف،اہم نکاح وشادی کی تقاریب اور وصایا نیز جس تاریخی واقعہ کی آپ کو ضرورت ہو الفضل بطور مددگار آپ کی خدمت میں پیش پیش ہوگا۔موجودہ دور کے الفضل نے احباب جماعت کی ایک غیر معمولی خدمت یہ بھی ایک کہ الفضل کے اشاریہ جات شائع کرنے کا 1998ء سے سلسلہ شروع کیا اور اب تک 2011ء کے انڈیکسز سال بہ سال شائع ہو چکے ہیں۔1913 سے 1965ء تک محیط ضخیم انڈیکس بھی شائع ہو چکا ہے جو اہل علم وارباب ذوق کیلئے قیمتی متاع ہے۔سلسلہ احمدیہ کے اکثر و بیشتر مہتم بالشان ذکر الفضل کے مرہون منت ہیں۔جیسے خطبات امام،ارشادات خلفاء سلسلہ، ریکارڈ تاریخ احمدیت،سیرت وسوانح رفقاء سلسلہ و دیگر بزرگان،مخالف سلسلہ لٹریچر کے جوابات،جلسہ ہائے سالانہ کی روئیدادیں،رپورٹس ہائے مجلس مشاورت نیز جماعتوں اور تربیتی مراکز کی اہم رپورٹس وغیرہم۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج الفضل کو سو سال پورے ہوگئے۔ہم سب کی یہ ذمہ داری کہ الفضل کو ہر گھرانے میں جاری کروائیں اور اس کا مطالعہ نہ صرف خود کریں بلکہ اپنی نسلوں کو بھی اس سے جوڑ دیں کہ یہ دینی تعلیم وتربیت کیلئے دنیا کا مفید ترین اخبار ہے جس کا متبادل کوئی نہیں کیونکہ یہ خلافت احمدیہ کی ترجمانی کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے فیض کو کروڑوں تک بڑھاسکیں۔بانی الفضل نے اپنے پہلے اداریہ میں اپنی نیک تمناؤں کا یوں اظہار فرمایا:

''میرے مولا اس مشت خاک نے کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے......لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی اسے مفید بنا۔اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔میری نیتوں کا تُو واقف ہے۔''

(الفضل قادیان جلد اول شمارہ اول 18 جون 1913ء صفحہ 3)

درس القرآن

حسین معاشرہ

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ. اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ○ (النساء :37)

''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔''

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔ تو یہ جو شرائط بیعت کا سلسلہ ہے اسی سلسلے کی آج نویں شرط کے بارہ میں کچھ کہوں گا۔

نویں شرط یہ ہے ''یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''۔

......اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے (۔) کا ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ہمدردی خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کر لوگے اور اس خیال سے کر لوگے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہوگا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہوگا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہوگا، نہ ہمسائے کا ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہوگا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہوگا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کیلئے

(باقی صفحہ 42 پر)

درس الحدیث

آسمانی نعمت اور آفاقی مقبولیت

عَنْ أبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا أَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّہٗ، فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ أَھْلِ السَّمَاءِ :اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْہُ، فَیُحِبُّہٗ أَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِیْ أَھْلِ الْأَرْضِ. ❶

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو حکم دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تو بھی اس سے محبت کر۔ پس حضرت جبریل اُن سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر اس شخص کیلئے زمین میں بھی قبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔...... مَیں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دُعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔،، ❷

پھر فرمایا:

''دیکھو ہم ساری دنیا میں (دعوۃ الی اللہ) کر رہے ہیں مگر تم نے کبھی غور کیا کہ یہ (۔) کس طرح ہو رہی ہے؟ ایک مرکز ہے جس کے ماتحت وہ تمام لوگ جن کے دلوں میں (دین حق) کا درد ہے اکٹھے ہو گئے ہیں اور اجتماعی طور پر (دین حق) کے غلبہ اور اس کے احیاء کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ وہ بظاہر چند افراد نظر آتے ہیں مگر ان میں ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ بڑے بڑے اہم کام سرانجام دے سکتے ہیں جس طرح آسمان سے پانی قطروں کی صورت میں گرتا ہے پھر وہی قطرے دھاریں بن جاتی ہیں اور وہی دھاریں ایک بہنے والے دریا کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں زیادہ قوت اور شوکت حاصل ہوتی چلی جارہی ہے۔ **اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔**،، ❸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

''پس اے میرے عزیز بھائیو! جو مقامات قرب تمہیں حاصل ہیں اگر انہیں قائم رکھنا چاہتے ہو اور روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہو تو خلیفۂ وقت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ کیونکہ اگر یہ دامن چھوٹا تو محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوٹ جائیگا کیونکہ خلیفۂ وقت اپنی ذات میں کوئی شے نہیں اسے جو مقام بھی حاصل ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا مقام ہے۔'' ❹

1-(بخاری کتابُ الْاَدَبِ بَابُ الْمِقَۃُ مِنَ اللّٰہ تعالیٰ) 2- (منصب خلافت، انوار العلوم جلد 2 صفحہ 32)

3-(روزنامہ الفضل 25 مارچ 1951ء) 4-(خلافت و مجددیت۔ خطاب برموقع اجتماع انصار اللہ مرکزیہ 1968ء صفحہ 48-49)

کلام الامام

ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اُس کی عملی حالت ہے۔دوسری بات جو اُن واعظوں کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو۔یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف وہراس کے اظہارِ حق کے لیے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے اُن کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلہ کی طرف کھچے چلے آئیں گے،مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔اول پورا علم ہو دوم تقویٰ ہو۔کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔سنت اللہ یہی ہے جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے،تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں اور یہ میں اس لیے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔**اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔**

یادرکھو ہماری جماعت اس بات کے لیے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے (مومنوں) کا حال ہے۔کہ پوچھو تم (مومن) ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمدللہ۔مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لیے کھڑا کیا ہے۔پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے،تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ **میرے ساتھ وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔قرآن شریف کے صحیح منشا کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔یادرکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے۔وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔‘‘**

(الحکم قادیان 31/اگست1902ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صہ 281-282)

عربی منظوم کلام

وَإِنِّی سُقِیْتُ الْمآءَ مَاءَ الْمَعَارِفِ

وإنی سُقیتُ المآء ماءَ المعارفِ وأُعطیت حکما عافها قلب أحمقِ

اور میں معارف کا پانی پلایا گیا ہوں اور وہ حکمتیں بھی مجھے عطا کی گئی ہیں جو صرف احمق ان سے کراہت کرتا ہے

یمانیّةٌ بیضاءُ دُرَرٌ کأنها جواھرُ سیف قد فداھا لمُوبَقِ

وہ یمنی حکمتیں موتیوں کی مانند ہیں گویا وہ تلوار کے جوہر ہیں جو کشتہ حسن کا خون بہا ہیں

فکان بکلماتی یجرّ قلوبھم إلیه وَلَمْ یَسْحَرُ وَلَمْ یتملّقِ

پس وہ میرے کلموں کے ساتھ ان کے دلوں کو کھینچتا تھا اور نہ کوئی سحر تھا اور نہ کوئی دلجوئی تھی

وأضحی یسُحُّ الماءَ ماءَ فصاحةٍ علیٰ کُلِّ قَلْبٍ مستعدٍّ مُجَعْفِقِ

اوراس نے شروع کیا کہ ہر ایک مستعد دل پر جو طیار ہو فصاحت کا پانی گراتا تھا

وکلٌّ أراؤوا مِن أساریر وجھھم سرورًا وذوقًا ما ینافی التأزّقِ

اور ہر ایک نے اپنے چہرہ کے نقشوں سے وہ سرور ظاہر کیا جو تنگ دلی کے منافی تھا

ومَن سمع قولا غیرَ ما قرأ فاشتکی کما تشتکی إبلٌ عُقَیبَ التبرُّقِ

اور جس نے میرے قول کے سوا کوئی اور قول سنا پس اس نے گلہ کیا جیسا کہ اونٹ بروق کی بوٹی کھا کر زحمت کی شکایت کرتا ہے

وکانوا کَمَحْوٍ بعالَمِ سکتةٍ فیا عجبًا مِن میلھم کالتعشّقِ

اور وہ لوگ عالم سکتہ میں محو کی طرح تھے پس کیا عجیب ان کی میل تھی جو عشق کے مانند ساتھ تھی

وکم حِکَمٍ کانت بلَفِّ کلامنا وکم دررٍ کانت تلوح وتبرُقِ

اور بہت سی حکمتیں ہمارے کلام میں تھیں اور بہت سے موتی ستارہ کی طرح چمک رہے تھے

جرائدُ أقوام تصدّتْ لذکرھا لما رغبوا فی وصف قولی کمنشقی

قوموں کے اخباروں نے اس کا ذکر کیا ہے کیونکہ انہوں نے بات کے چننے والوں کی طرح میرے قول کی طرف رغبت کی ہے

تری زمرَ الأدباء فی أخبارھم أشاعوا کلامی للأناس کمُشْفِقِ

تو ان کو دیکھتا ہے کہ انہوں نے اپنے اخباروں میں میرے کلام کو لوگوں میں مشفق کی طرح شائع کیا

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد12 صفحہ 226-227)

چالاکیاں تو ہیچ ہیں تقویٰ سے ہوویں کام

(منظوم کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اے ہوش و عقل والو یہ عبرت کا ہے مقام	چالاکیاں تو ہیچ ہیں تقویٰ سے ہوویں کام
جو متقی ہے اُس کا خدا خود نصیر ہے	انجام فاسقوں کا عذاب سعیر ہے
جڑ ہے ہر ایک خیروسعادت کی اتّقا	جس کی یہ جڑ رہی ہے عمل اُس کا سب رہا
مومن ہی فتح پاتے ہیں انجام کار میں	ایسا ہی پاؤ گے سخنِ کردگار میں
کوئی بھی مفتری ہمیں دنیا میں اب دکھا	جس پر یہ فضل ہو یہ عنایات یہ عطا
کیا تھا یہی معاملہ پاداشِ اِفترا	کیا مفتری کے بارے میں وعدہ یہی ہوا
آخر کوئی تو بات ہے جس سے ہوا وہ یار	بدکار سے تو کوئی بھی کرتا نہیں ہے پیار
تم بد بنا کے پھر بھی گرفتار ہوگئے	یہ بھی تو ہیں نشاں جو نمودار ہوگئے
جس دل میں رچ گیا ہے محبت سے اُس کا نام	وہ خود نشاں ہے نیز نشاں سارے اس کے کام
کیا کیا نہ ہم نے نام رکھائے زمانہ سے	مَردوں سے نیز فرقۂ ناداں زنانہ سے
اُس کے گمان میں ہم بدوبدحال ہوگئے	اُن کی نظر میں کافر و دجّال ہوگئے
ہم مفتری بھی بن گئے اُن کی نگاہ میں	بے دیں ہوئے فساد کیا حق کی راہ میں
پر ایسے کفر پر تو فدا ہے ہماری جاں	جس سے ملے خدائے جہان وجہانیاں
لعنت ہے ایسے دیں پہ کہ اس کفر سے ہے کم	سَو شکر ہے کہ ہوگئے غالب کے یار ہم
ہوتا ہے کردگار اسی رہ سے دستگیر	کیا جانے قدر اس کا جو قصوں میں ہے اسیر
اے مدعی نہیں ہے تیرے ساتھ کردگار	یہ کفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد21 صفحہ 28 تا29)

نمازوں کی ترتیب

ترتیب نماز ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے عصر کی نماز پڑھا رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوراللہ فرماتے ہیں:

’’اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوٰتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں (بیت) میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز پڑھی جا رہی ہے تو جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔

اسی صورت میں وہی نماز اس کی ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے۔ مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص (بیت) میں آجاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کونسی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے گی۔ مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔

عصر کے بعد نماز ادا کرنا

اس موقع پر عرض کیا گیا ہے کہ عصر کے بعد تو کوئی نماز جائز ہی نہیں پھر اگر عدم علم کی صورت میں وہ عصر کی نماز میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کے لئے کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا ہے یہ تو صحیح ہے کہ **بطور قانون عصر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر اتفاقی حادثے کے طور پر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو پھر بھی وہ بعد میں ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ایسی صورت میں اس کے لئے ظہر کی نماز عصر کی نماز کے بعد جائز ہوگی۔**

میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ مسئلہ سنا ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ سنا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب دوبارہ اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا میں اس کے متعلق وضاحت کر چکا ہوں۔ کہ ترتیب نماز ضروری چیز ہے۔ لیکن اگر کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ امام کونسی نماز پڑھا رہا ہے عصر کی نماز پڑھا رہا ہے یا عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ جو امام کی نماز ہوگی وہی اس کی نماز ہو جائے گی۔ بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھے۔‘‘

(الفضل 27 جون 1948ء)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2013ء

مطالعۂ کتب مسیح موعودؑ کی اہمیت

''آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے......اگر ساری عمر بھی حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پر ہی خطبے دیئے جائیں تو جماعت کیلئے اس سے زیادہ خوشخبری کوئی نہیں ہوسکتی۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب قرآن حکیم میں ہمیں وَقُلْ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا کی ایک عظیم الشان دعا سکھلائی ہے کہ اے میرے رب میرے علم میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جا۔ علم کی اہمیت کے بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ:

اَلْعِلْمُ خَزَائِنٌ، وَمِفْتَاحُهَا السُّؤَالُ فَاسْأَلُوْا يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ فِيهِ أَرْبَعَةٌ اَلسَّائِلُ، وَالْمُعَلِّمُ، وَالْمُسْتَمِعُ، وَالسَّامِعُ وَالْمُحِبُّ لَهُمْ

(کنزالعمال، جلد14 حدیث نمبر28664)

کہ علم تو خزانے ہیں جس کی چابی سوال کرنے پر منحصر ہے۔ پس مسائل پوچھ لینے چاہئیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتا ہے۔ کیونکہ (علمی سوال) پوچھنے میں چار افراد کو اجر ملتا ہے۔ پوچھنے والے کو، جواب بتلانے والے کو، یاد رکھنے والے کو، اور سننے والوں کو وہ جو اسے پسند کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم واحادیث مبارکہ کے خزائن و معارف سمجھانے اور ہزاروں سال سے مدفون دینی و علمی خزائن لوٹانے کی غرض سے حضور ﷺ کی غلامی میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو کُل کائنات کیلئے اس زمانے میں بھیجا۔ آپ نے ہمیں ہیرے جواہرات اور موتیوں سے مالامال خزائن عطا فرمائے جن کا ایک حصہ آپ کی کتب و تحریرات کی شکل میں ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے ہم سب معارف کے ان قلزم بیکراں میں غوطہ زن ہوکر اپنے قلوب کے خزانے بھرلیں اور نہ صرف اپنوں کو بلکہ غیروں میں بھی یہ خزانے تقسیم کریں تا ہمارا شمار بھی مہدیٔ موعود کے خزانے قبول کرنے والوں اور ان روحانی خزائن کو دوسروں میں بانٹنے والوں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری کتب کم ازکم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہوجاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم، طبع جدید صہ 361)

کشتی نوح میں مَیں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''کشتی نوح میں مَیں نے اپنی تعلیم لکھ دی ہے اور اس سے ہر ایک شخص کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شہر کی جماعت جلسے کرکے سب کو یہ سنا دے۔ ایک مستعد اور فارغ شخص کو بھیج دی جاوے جو پڑھ کر سنا دے اور اگر یونہی

تقسیم کرنے لگو تو خواہ پچاس ہزار ہو کافی نہیں ہو سکتی ہیں۔اس ترکیب سے اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی اور وہ وحدت جو ہم چاہتے ہیں جماعت میں پیدا ہونے لگے گی۔''

(الحکم قادیان 17/اکتوبر 1902 بحوالہ ملفوظات جلد دوم 314)

سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

''ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریا کاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی۔اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پُورا پُورا اِنقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صُلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گُناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صُلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرِقہ ڈالتا ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 11 تا 14)

صحیح علم کی ضرورت۔ہماری کتب کو غور سے پڑھیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں۔لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں۔جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں،تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہترین وعظ ہے۔جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں،مگر خود اس پر عمل نہیں،وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے...... کیونکہ سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا۔تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔اس لیے سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اُس کی عملی حالت ہے۔دوسری بات جو اُن واعظوں کے لیے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔تو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح پر سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔اور جب کسی نے کوئی اعتراض کیا تو گھبرا گئے کہ اب اس کا کیا جواب دیں۔غرض علم صحیح ہونا ضروری ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں

”فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں“

کے واسطے ان مین زبان اور دل ہو۔ یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی قسم کے خوف دہراس کے اظہار حق کے لیے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے اُن کے دل پر کسی دولتمند کا تمول یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔ یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں۔ تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں۔

یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی...... مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اول پورا علم ہو۔ دوم تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے۔ جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے، تو اسے حیا اور شرم بھی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔ اور یہ میں اس لیے چاہتا ہوں کہ اکثر ہمارے نام خطوط آتے ہیں۔ فلاں سوال کا جواب کیا ہے؟ فلاں اعتراض کرتے ہیں اس کا کیا جواب دیں؟ اب ان خطوط کے کس قدر جواب لکھے جاویں۔ اگر خود یہ لوگ علم صحیح اور پوری واقفیت حاصل کریں اور ہماری کتابوں کو غور سے پڑھیں تو وہ ان مشکلات میں نہ رہیں۔“

(الحکم قادیان 31 راگست 1902 بحوالہ ملفوظات جلد دوم صہ 282-283)

اس زمانے کی عظیم خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”آج کے زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے...... اگر ساری عمر بھی حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پر ہی خطبے دیئے جائیں تو جماعت کیلئے اس سے زیادہ خوشخبری کوئی نہیں ہو سکتی۔ ایک ایسے پیارے انداز کی نصیحت ہے کہ دوسرے کے منہ کی باتوں کے مقابل پر ایسا ہے کہ دوسرے منہ کی باتیں زمین سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ آسمان سے تعلق رکھتی ہیں۔ آسماں سے تعلق کے باوجود آسمان سے اس طرح اترتی ہیں جیسے رحمت باراں اُتر رہی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 1998 از الفضل ربوہ 23 نومبر 1999)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں ہمیں یہ سب نیکی کی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام بڑی وضاحت کے ساتھ ملتے ہیں۔... اب اصل تو یہی ہے جس پر قرآن و حدیث کی تشریحوں اور تفسیروں کی بنیاد ہے.... اللہ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود کے الفاظ کی بَرَکت سے اللہ اور آنحضرت ﷺ کی حَسِین تعلیم اور اُسْوَہ سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جانے والے ہوں۔ یہی حضرت مسیح موعود کی بِعْثَت کا مقصد ہے اور یہی ہمارے احمدی ہونے کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے حُصُول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔“

(خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 154)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہزاروں سال سے مدفون خزائن سے جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے ہماری خاطر نکالا ہے نہ صرف خود استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ یہ فیض دوسروں تک پہنچانے کی بھی ہمت وطاقت اور توفیق عطا فرمائے آمین۔ (مدیر)

مذہبی رواداری کے عظیم علمبردار صلی اللہ علیہ وسلم

(مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر مجلس انصاراللہ)

رب العالمین نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو آپ کیلئے رحمۃ للعالمین کے الفاظ استعمال فرمائے یعنی تمام جہانوں کیلئے رحمت اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ آفاقی اور عالمگیر پیغام بھی کل انسانیت کیلئے دیا گیا کہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:159) تو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کیلئے اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اس عالمگیر اور آفاقی پیغام میں ہی دراصل مذہبی رواداری کی بنیاد رکھ دی گئی تھی کیونکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل عالم کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے تمام مذاہب، کل اقوام نے اور ہر زمانہ نے فیض پانا تھا۔ اس کے برعکس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء اور ان کو دی جانے والی تعلیمات زمانے اور اقوام کے ساتھ مخصوص تھیں گویا ان کا دائرہ عمل اپنے زمانے اور اپنی قوم تک محدود تھا۔ اس سلسلہ میں بائیبل سے چند ایک مثالیں پیش ہیں۔

تورات میں اللہ تعالیٰ کی نوازشات اور عنایات کا خصوصی نزول صرف بنی اسرائیل پر ہونے کا بار بار بیان کیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے: بنی اسرائیل سے کہہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔ (عہدنامہ قدیم، احبار باب:18)

کوئی عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔ دسویں پشت تک ان کی نسل میں کوئی خداوند کی جماعت میں کبھی آنے نہ پائے''۔ (عہدنامہ قدیم، استثناء باب:23)

تو اپنے بھائی کو سود پر قرض مت دینا......تو پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔''

(عہدنامہ قدیم استثناء باب:23)

یہ تو تورات کی تعلیم کی جھلک تھی۔ نئے عہدنامے یعنی انجیل میں بھی شرف انسانیت کے لئے صرف بنی اسرائیل کو ہی مخصوص کیا گیا۔ چنانچہ جب ایک کنعانی عورت نے یسوع مسیح سے کہا کہ میری بیٹی کی بدروح کو نکال دیں تو یسوع نے کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر جب اس (عورت) نے آکر سجدہ کیا اور کہا اے خداوند میری مدد کر۔ اس نے جواب میں کہا لڑکوں (یعنی بنی اسرائیل) کی روٹی لے کر کتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔ (عہدنامہ جدید، متی باب:15)

اس مذہبی تعلیم کے تناظر میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کا عالمگیر پیغام لے کر تمام دنیا کی بھلائی کے لئے تشریف لاتے ہیں اور تمام مذاہب کی حیثیت نہ صرف تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان کے بڑوں کے احترام، ان کے عقائد و عبادات کی آزادی کی ضمانت دے کر مبعوث ہوتے ہیں اور ان کے ساتھ ہر قسم کے عدل و احسان، دنیاوی معاملات میں شراکت داری، تمدنی معاملات میں معاونت کے اصول لیکر آتے ہیں۔

مذہبی آزادی

آپؐ اسلام کے پرامن اور آفاقی پیغام کے ساتھ یہ بنیادی تعلیم بھی دیتے ہیں کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے یہ انسان اور خدا کا معاملہ ہے چنانچہ آپؐ کے ذریعہ کسی شخص کو جبری مسلمان نہیں بنایا گیا۔ اور یہ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ دوران جنگ جب ایک صحابی نے اپنے مخالف پر قابو پالیا اور اس نے اس موقع پر کلمہ پڑھا تو صحابیؓ نے سمجھا کہ شاید خوف اور ڈر سے کلمہ پڑھتا ہے تو اس کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ کا علم جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپؐ نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ اس درجہ اظہار مذہب کی

آزادی کی پاسداری کی کہ شدید خوف کے عالم میں بھی اگر کوئی اپنے مذہب کا اظہار کرتا ہے تو اس اظہار کو بھی تسلیم کرنا ضروری قرار دیا۔

مذہبی راہنماؤں کا احترام

مذہبی راہنماؤں کی تعظیم واحترام کے بغیر مذہبی رواداری کی تعلیم مکمل نہ ہوگی۔اس بنیادی اصول کی تعلیم ہمارے آقا ومولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لوگوں کو دی گئی۔چنانچہ فرمایا کہ:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام:109)

اورتم ان لوگوں کو گالیاں نہ دو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ وہ دشمنی کرتے ہوئے بغیر علم کے اللہ کو گالیاں دیں گے۔اس آیت میں عظیم الشان مذہبی رواداری کی تعلیم دی گئی ہے کہ مخالفین کے جھوٹے معبودوں کو بھی برا بھلا نہیں کہنا کیونکہ جواباً وہ سچے خدا کو بھی گالیاں دیں گے۔

انبیاء کرام کے احترام کی تعلیم قرآن کریم نے ان الفاظ میں دی ہے کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرہ:286) کہ ہم رسولوں کے درمیان فرق نہیں کرتے سب کا یکساں احترام کرتے ہیں۔یہ ہے وہ خوبصورت تعلیم جس نے مذہبی رواداری کی بنیاد ڈالی ہے اوراس کے ذریعہ فساد فی الارض کو روکا گیا ہے۔ اس خوبصورت تعلیم پر عملدرآمد کر کے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاندار نمونے قائم کئے اور مذہبی آزادی و مذہبی رواداری کی روشن مثال قائم فرمائی ہے۔

مذہبی جذبات کی پاسداری

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان نے ایک یہودی کو تھپڑ دے مارا تو وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آیا۔آپؐ نے اس مسلمان سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ تو اس نے کہا کہ میں یہود کی مجلس سے گزرا تو میں نے ان سے یہ سنا کہ خدا کی قسم موسیٰ علیہ السلام کو تمام آدمیوں میں سے چن لیا گیا ہے یعنی وہ سب سے افضل ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہیں۔اس پر مجھے غصہ آیا اور میں نے طمانچہ دے مارا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی رواداری کی تعلیم ان الفاظ میں دی۔لَا تُخَيِّرُوْنِيْ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَآءِ کہ مجھے دوسرے انبیاء پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(بخاری کتاب التفسیر،سورۃ الاعراف)

دوسری روایات میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو اور ایک موقع پر فرمایا کہ مجھے یونس بن متی پر بھی فضیلت نہ دو۔باوجودیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا گیا لیکن آپ نے کمال انکسار اور ایثار سے دوسروں کے مذہبی جذبات کی پاسداری کر کے حسین نمونہ قائم فرمایا۔یہ ہے وہ اُسوۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو یقیناً امن عالم کا ضامن ہے۔

قیام عدل واحسان

اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے ساتھ بلاتمیز رنگ ونسل وعقیدہ عدل کرنے کی تعلیم دی ہے۔عدل کے بغیر مذہبی رواداری پر عمل ہو ہی نہیں ہوسکتا چنانچہ فرمایا: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ:9) اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عدل ہی کی تعلیم نہیں دی بلکہ دوسرے مذاہب پر احسان کرنے کی بھی تعلیم دی۔مسلمان ہو جانے والوں کے غیر مسلم عزیزوں خواہ وہ مشرک تھے یا یہودی یا نصرانی سب کے ساتھ آپ نے حسن سلوک اور احسان کی تلقین فرما کر مذہبی رواداری کا شاندار نمونہ قائم فرمایا۔حضرت ابو ہریرہؓ کو ان کی غیر مسلم والدہ کے لئے حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے چنانچہ وہ دعا ابو ہریرہؓ کی والدہ کے لئے ہدایت کا موجب بن گئی۔اسی طرح حضرت اسماءؓ کی مشرک والدہ انہیں ملنے مدینہ آئیں تو اسماءؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا مجھے خدمت اور حسن سلوک کرنا ہے۔فرمایا ہاں

کیوں نہیں وہ تمہاری ماں ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کرو اوراس کی خدمت کرو۔

مسجد نبویؐ۔ مذہبی رواداری کا مقام

افسوس کہ آج مذہبی آزادی کے علمبردار اور محسن انسانیتؐ کی طرف منسوب ہونے والے خوبصورت تعلیم سے پیچھے ہٹ کر مختلف فرقوں میں بٹ گئے۔ یہاں تک اللہ کے گھر بھی اکثر و بیشتر ان فرقوں سے ہی مخصوص ہو گئے ہیں۔ لیکن ہمارے ہادیؐ نے تو مسجد نبوی کی بنیاد ڈال کر اس کے دروازے اپنوں اور غیروں سب کیلئے وا کر رکھے تھے۔ چنانچہ نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا تو ان کے قیام کے لئے مسجد نبوی میں خیمے لگائے گئے تا وہ مسلمانوں کی عبادت کو دیکھ کر نمونہ پکڑیں اور یہ تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گیا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ جب دوران مباحثہ نجران کے عیسائیوں کی عبادت کا وقت آتا ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد نبوی میں مشرق کی طرف اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت بھی مرحمت فرما دی۔

یہود سے حسن سلوک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں انصار کے علاوہ یہود بھی آباد تھے۔ آپ کا یہود کے ساتھ ایک معاہدہ طے پایا جو کہ تاریخ میں میثاق مدینہ کے نام سے معروف ہے۔ اس تاریخی معاہدہ میں مذہبی آزادی کا حق تسلیم کیا گیا یعنی کہ ہر ایک کو اپنے عقیدہ اور طریق کے مطابق مذہبی آزادی ہوگی۔ آنحضورؐ یہود کے ساتھ کمال حسن و احسان اور رواداری کا سلوک فرماتے رہے۔ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی** کہ تم مجھ کو موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو ارشاد فرما کر ان کے مذہبی جذبات کی پاسداری کی وہاں معاشرتی و معاشی تعلقات بھی ان کے ساتھ قائم رکھے۔

چنانچہ آپؐ نے ایک یہودی لڑکے کو اپنا ملازم رکھا اور جب وہ بیمار ہوا تو اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی طرح ایک یہودی کی دعوت بھی قبول فرمائی جس نے کھانے میں آپ کو جَو اور چربی پیش کی۔

یہود کے ساتھ آپؐ کا لین دین بھی جاری رہا یہاں تک کہ وفات کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے ہاں غلّہ کے عوض میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی تھی۔

ایک موقع پر جبکہ ایک یہودی کے جنازہ کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احتراماً کھڑے ہوگئے۔ عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہودی میں جان نہیں ہوتی۔ یہ ہے شرف انسانیت جو آپ نے بلاتمیز مذہب وملت قائم کیا اور یہ باور کروایا کہ اختلاف عقیدہ کی بنا پر اس کے شرف واحترام میں کمی نہیں آنی چاہئے۔

نصاریٰ سے مذہبی رواداری

عیسائی قوم کے ساتھ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رواداری کا مظاہرہ فرمایا۔ نجران کے عیسائیوں کا وفد آیا تو مسجد نبوی میں نہ صرف ٹھہرایا بلکہ مسجد نبوی میں ان کو ان کے طریق کے مطابق عبادت کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ پھر نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ طے پا گیا تو اس میں مذہبی آزادی دی گئی تھی کہ وہ اسلامی حکومت کو جزیہ ادا کریں گے اس کے بدلہ میں مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے

(ابوداؤد کتاب الخراج باب30)

اسی طرح عیسائی قبیلہ بنی تغلب کے ساتھ بھی معاہدہ طے پایا اور اس میں مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب43)

جنگوں کے اصول بیان کرتے ہوئے بھی آنحضورؐ نے مذہبی رواداری کا نمونہ قائم فرمایا اور دوران جنگ عیسائی گرجاؤں پر حملے کرنے یا گرانے کی ممانعت فرمائی۔

مذہبی آزادی کے علمبردار صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین تعلیمات اور آپؐ کی پاک سیرت پر شیطان صفت لوگ ناپاک حملے کرنے کی جسارت کرتے رہتے ہیں تا دنیا آپؐ کی محبت کے جادو سے متاثر ہو کر آپ کی گرویدہ نہ ہو جائے۔ ایسے حالات میں ہم احمدیوں کے کیا فرائض ہیں؟ ہم نے کیا ردّعمل دکھانا ہے

؟ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے جو نمونہ مقرر کیا ہے اسے پیش نظر رکھنا ہے آپ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

در رہ عشق محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ، ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

کہ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں یہ سر اور میری جان چلی جائے۔ یہی تمنا ہے، یہی دعا ہے اور یہی میرے دل میں پختہ عزم ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کے ساتھ جو ہمیں عشق ہے وہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ کی ذات پر ہونے والے ہر حملہ کا ہم دفاع کریں۔ ایسے حالات وقتاً فوقتاً پیدا کئے گئے اور شانِ مصطفیٰ ﷺ میں ہرزہ سرائی کی ناپاک جسارت کی گئی۔ آج سے تقریباً دو دہائی قبل سلمان رشدی کی مذموم کتاب کی وجہ سے بھی اس قسم کے حالات پیدا ہوئے تو اس موقع پر ہمیں ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے تلقین کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ ایسی کوششوں میں وقف ہو جائے جس کے نتیجے میں دشمن کے ہر ناپاک حملے کو ناکام بنایا جائے......اس لئے احمدیت کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ کے لئے آنحضور ﷺ کے سامنے سینے تان کے کھڑی ہو جائے۔ جس طرح حضرت طلحہؓ نے کیا تھا کہ جو تیر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر برسائے جا رہے تھے، اپنے ہاتھ پر لئے اور ہمیشہ کے لئے وہ ہاتھ بے کار ہو گیا۔ اسی طرح اپنا سینہ سامنے تان کر کھڑا ہو جائے۔ تمام تیر جو ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ پر چلائے جا رہے ہیں اپنے سینوں پر لیں۔......اس طرح (دین حق) کا دفاع ہونا چاہئے...... ہر میدان جنگ میں جہاں (دین حق) کا دفاع ضروری ہے، ہر اس سرحد پر جہاں (دین حق) پر حملے ہو رہے ہیں ہمیشہ احمدی صف اوّل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور (دین حق) کے دفاع میں سینہ تانے کھڑے رہیں اور کسی شیطان کو یہ طاقت نہ ہو کہ کسی نام پر بھی وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور اس پاک مذہب پر حملے کر سکے''۔

(خطبہ جمعہ 24رفروری 1989ء، خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 131-132)

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار

ہم ایسی کوششیں کریں جس کے نتیجہ میں دشمن کے ہر ناپاک حملے کو ناکام بنایا جائے۔ اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر دورد بھیجتے ہیں پس اے مومنو تم بھی نبی پر درود و سلام بھیجو۔ یہ بھی ارشاد ربانی ہے۔ اس طرف ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد بار ہمیں توجہ دلا چکے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ سال ایک متنازعہ فلم کے بعد ہمارے پیارے امام نے خطبات جمعہ میں فضائل و برکات درود شریف کی ضرورت و اہمیت اور اپنی زبانوں کو ہمہ وقت درود شریف سے تر رکھنے کی تحریک فرمائی۔ ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

''پس جہاں ایسے وقت میں جب آنحضرت ﷺ کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی مچا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فرشتے آپؐ پر دورد بھیجتے ہوں گے، بھیج رہے ہوں گے، بھیج رہے ہیں۔ ہمارا بھی کام ہے جنہوں نے اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق اور امام الزمان کے سلسلے اور اس کی جماعت سے منسلک کیا ہوا ہے کہ اپنی دعاؤں کو درود میں ڈھال دیں اور فضا میں اتنا درود صدق دل کے ساتھ بکھیریں کہ فضا کا ہر ذرہ درود سے مہک اٹھے۔ اور ہماری تمام دعائیں اس درود کے وسیلے سے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ کر قبولیت کا درجہ پانے والی ہوں۔ یہ ہے اس پیار اور محبت کا اظہار جو ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات سے ہونا چاہئے اور آپ ﷺ کی آل سے ہونا چاہئے''۔

(خطبہ جمعہ 24رفروری 2006ء، خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 115)

سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آپ کی اپنی زبان مبارک سے

(مرسلہ: مکرم سید مبارک علی صاحب، ربوہ)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیا داری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ مَیں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا اور نہ روحوں اور جسموں کو اس کی پیدائش سے باہر رکھ کر اس کی مذمّت اور نندیا کرتا ہے اور وہ برکت جس کے لئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اُس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے''۔ (سناتن دھرم روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 474)

پھر فرمایا:

''ہم نے اوّل سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے دیکھا ہے اور توجہ سے دیکھا اور بار بار دیکھا اور اس کے معانی میں خوب تدبر کیا ہے''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 141 تا 143)

فرمایا:

''ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا — کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں — کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی''

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302)

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ2013ء

ایم ٹی اے MTA کی اہمیت

''اگرچہ دین اپنے دلائل حقہ کی رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے......لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا۔ جو تمام وسائل اشاعتِ دین کے بتمام ترسہولت و آسانی پیش کرتا ہو۔......سواب وہی زمانہ ہے''۔

''اِس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفینِ (دین حق) کا دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں۔''

(مرسلہ مکرم طاہر احمد کاشف صاحب)

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورہ الصف:10)

(ترجمہ) وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مذکورہ بالا آیت کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

''اگرچہ دین (......) اپنے دلائل حقہ کی رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتداء سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالکِ متحدہ کی طرح بناتا ہو اور ایک ہی قوم کے حکم میں داخل کرتا ہو اور تمام اسباب اشاعتِ تعلیم اور تمام وسائل اشاعتِ دین کے بتمام ترسہولت و آسانی پیش کرتا ہو اور اندرونی اور بیرونی طور پر تعلیم حقانی کے لئے نہایت مناسب اور موزوں ہو۔ سواب وہی زمانہ ہے''۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 صفحہ 594 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

امت واحدہ بنانے کے سامان کا پیدا ہونا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ

الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔'' (خطبات طاہر جلد10 ص470)

آسمان سے مسخر فضائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کے آغاز کے موقع پر فرمایا:

''یہ عالمی گواہ ہے جو احمدیت کو اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے......اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ مسیح (۔) کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی اور حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں کو آسمانی سفروں میں سب دنیا پر غالب کیا جائے گا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12/اپریل 1996ء)

فوری رابطے کے سامان پیدا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت پھیل چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اس زمانہ میں اس نے ایم ٹی اے جیسی نعمت بھی ہمیں عطا فرمائی ہے،فوری رابطے کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں''

(خطبہ جمعہ 2/مئی 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد اول صفحہ 22)

پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کے لئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا، رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے، اس میں کبھی کمی نہ آئے۔''

(خطبہ جمعہ 25/جولائی 2003ء بحوالہ خطبات مسرور جلد اول صفحہ 205)

ایم ٹی اے کے تین چینلز کی اہمیت

''اِس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفینِ (دین حق) کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھے۔'' (خطبات مسرور، جلد6، ص217)

MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ذریعہ ہے

حضور انور نے فرمایا: MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ جماعت سے، مشن سے، نظام سے اپنا مضبوط تعلق رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت کے لئے اور ان کے نیک بننے کے لئے والدین کو بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لئے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ پس اس فطرت کو ابھاریں تا کہ نیکی پر قائم رہیں۔

مَیں دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کے بچے بچیاں نیک ہوں اور دین پر قائم رہنے والے ہوں۔

(نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات بر موقعہ دورۂ فرانس 2008 از الفضل انٹرنیشنل 31/اکتوبر تا 07/نومبر 2008ء)

ایم ٹی اے پر پروگرام دیکھنے والا ایک طبقہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19/اپریل 2013ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک طبقہ ایسا ہے جو ہمارے پروگرام دیکھتا اور سنتا ہے اور اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے کہ اُن تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس اس حوالے سے مَیں اُن لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں جو یہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مجھے پاکستان سے ہی ایک خط آیا اور اس طرح کے بعض دفعہ آتے رہتے ہیں۔ چند دوست جو غیر از جماعت ہیں اکٹھے بیٹھ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں یا انہوں نے احمدیت کا کچھ مطالعہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ تمام باتیں جو آپ کرتے ہیں، یہ سن کر اور زمانے کے تمام حالات دیکھ کر ہمیں یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام سچے ہیں اور جماعت احمدیہ حق پر ہے۔ ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم میں معاشرے کا اور مولوی کا خاص طور پر مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں بزدل سمجھ لیں کہ ہماری تمام ہمدردیوں کے باوجود، ہماری خواہش کے باوجود ہم جماعت میں اس خوف سے شامل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایک شخص نے اپنے غیر از جماعت دوسرے دوست کو کہا کہ اگر یہ جماعت سچی ہوئی تو پھر ہمیں خدا کے عذاب سے بھی ڈرنا چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ نے سچوں کے لئے ڈرایا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے کا ارشاد فرما رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سچی ہے اور یقیناً (سچی) ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 19/اپریل 2013ء)

بڑی اک دیوالی منانے چلے ہیں

(مکرم حافظ عطاء کریم شآد صاحب)

عجب اک تماشہ دکھانے چلے ہیں
سبھی اپنے گھر کو جلانے چلے ہیں

بچا لے اب اپنی یہ دنیا خدایا!
نہیں تو یہ انساں مٹانے چلے ہیں

قیامت تری ہو بپا جانے کب تک
یہ خود اک قیامت اُٹھانے چلے ہیں

نہ مظلوم ہو کوئی تہذیب قومیں
یہ ظالم کی ہمت بڑھانے چلے ہیں

فسوں آج قاتل نے ایسا کیا ہے
سبھی اس کو خنجر تھمانے چلے ہیں

وہ مردے جلانے کی رسم کہن تھی
مگر یہ تو زندے جلانے چلے ہیں

بہاتے تھے پہلے لہو آدمی کا
پگھلا کے تن کو بہانے چلے ہیں

پٹاخوں سے شآد ان کا جی بھر چکا ہے
بڑی اک دیوالی منانے چلے ہیں

تاریخ کے اجارہ دار

کیا قائد اعظم نے آئین سازی یا معاشرتی نظام سدھارنے کا کام علامہ محمد اسد صاحب کے سپرد کیا تھا؟

"NONE THE LESS,SINCE ZAFRULLAH KHAN WAS AN EXTREMELY ABLE FOREIGN MINISTER.

جناب اوریا مقبول جان کے کالم ''جمہوریت کے اجارہ دار'' کے تاریخی انکشافات پر علمی تبصرہ

(مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب)

روزنامہ ''دنیا'' فیصل آباد کی 18 رمئی 2013 کی اشاعت میں جناب اوریا مقبول جان صاحب کا ایک کالم بعنوان ''جمہوریت کے اجارہ دار'' کے نام سے شائع ہوا۔ اس کالم کا آغاز کچھ اس طرح ہوتا ہے:

''آج علامہ محمد اسد بہت یاد آ رہے ہیں۔ یہ تحریکِ پاکستان کا وہ عظیم مجاہد ہے کہ جس کا ذکر ملک کی نصابی کتابوں سے بھی کھرچ دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ یہ تحریکِ پاکستان کی واحد کڑی ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قائدِ اعظم پاکستان میں ایک اسلامی آئین مرتب کرانے، اسلامی معاشی تعلیمی اور معاشرتی نظام قائم کرنے کے کام کا سرکاری سطح پر آغاز کر چکے تھے۔ قائدِ اعظم کی ہدایت پر لاہور میں علامہ محمد اسد کی سربراہی میں ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ری کنسٹریکشن قائم ہوا اور اسے یہ چاروں کام سونپے گئے تھے''

بعد میں اس کالم میں یہ ذکر ہے کہ علامہ محمد اسد صاحب آسٹریا کے یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور برصغیر آئے۔ یہ بات واضح ہے کہ اوریا مقبول جان صاحب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ قائدِ اعظم نے ملک کے آئین بنانے کا کام ہو یا ملک کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے یا پاکستان کے معاشرتی نظام کو سدھارنے کا فریضہ ہو، یہ سب کچھ علامہ محمد اسد صاحب کے سپرد کیا تھا۔ اب طبعاً یہ سوال اُٹھنا تھا کہ آخر اس کام کا کیا بنا؟ کیا کبھی علامہ اسد صاحب یہ کام مکمل کر سکے کہ نہیں؟ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے اوریا مقبول جان صاحب یہ انکشاف فرماتے ہیں:

''آج علامہ محمد اسد اس لیے یاد آ رہے ہیں کہ جب ان کے محکمے نے اپنا تمام کام مکمل کیا تو وہ یہ سفارشات لے کر وزیر اعظم لیاقت علی خان کے پاس گئے۔ انہوں نے یہ سب کچھ اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کے حوالے کیا جس نے انہیں ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ علامہ اسد نے اپنی سوانح عمری میں قادیانیوں کو انگریز کا ایجنٹ اور ظفر اللہ کو ایک بدترین اسلام دشمن کے طور پر تحریر کیا ہے۔''

تو گویا کالم نگار کے مطابق اگر پاکستان کو قائدِ اعظم کی خواہش کے مطابق آئین، تعلیمی نظام یا معاشرتی نظام نہیں میسر آ سکا تو اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے علامہ اسد صاحب کے تحریر کردہ کاغذات کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا۔ بیشتر اس کے کہ ہم اوریا مقبول جان صاحب کے اس ''سنسنی خیز انکشاف'' پر کچھ تبصرہ لکھتے، خود اسی اخبار میں لکھنے والے ایک اور کالم نگار محمد اظہار الحق صاحب نے روزنامہ دنیا کی 20 مئی 2013ء کی اشاعت میں

کالم نگار محمد اظہار الحق صاحب نے روزنامہ دنیا کی 20 مئی 2013ء کی اشاعت میں ایک کالم ''قائدِاعظم اور علامہ محمد اسد......حقیقتِ حال'' تحریر فرمایا۔جس میں انہوں نے خاص طور پر کتاب ''محمد اسد خودنوشت مرتبہ اکرام چغتائی'' کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اوریا جان صاحب کے بیان کردہ حقائق بالکل غلط ہیں

ایک کالم ''قائدِاعظم اور علامہ محمد اسد......حقیقتِ حال'' تحریر فرمایا۔جس میں انہوں نے خاص طور پر کتاب ''محمد اسد خود نوشت مرتبہ اکرام چغتائی'' کا حوالہ دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اوریا جان صاحب کے بیان کردہ حقائق بالکل غلط ہیں۔اور یہ ثابت کیا ہے کہ:

1۔اس بات کوئی ثبوت نہیں کہ قائدِ اعظم کا علامہ اسد صاحب کا کوئی رابطہ تھا۔

2۔علامہ اسد صاحب جس شعبہ میں کام کر رہے تھے وہ قائدِ اعظم نے نہیں بلکہ نواب ممدوٹ صاحب نے قائم کیا تھا اور حکومتِ پنجاب نے قائم کیا تھا۔اس ادارے کا نام DEPARTMENT OF ISLAMIC RECONSTRUCTION تھا۔

3۔خود علامہ محمد اسد صاحب کی خودنوشت میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ انہوں نے ایسی کوئی آئینی سفارشات وزیر اعظم لیاقت علی خان صاحب کے حوالے کی تھیں جنہیں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا تھا۔

تو اس طرح خود اخبار ''دنیا'' میں شائع کردہ حقائق نے اوریا مقبول جان صاحب کے ان دعاوی کو غلط ثابت کر دیا ہے۔یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ اوریا مقبول جان صاحب نے علامہ محمد اسد صاحب کو تحریکِ پاکستان کی وہ واحد گمشدہ کڑی قرار دیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قائدِاعظم ملک میں اسلامی آئین تیار کرنے کے کام کا آغاز کر چکے تھے اور ایک سنسنی خیز انکشاف فرما رہے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ان کے کاغذات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا تھا اس لیے ان کی سفارشات پر عملدرآمد نہ ہو سکا لیکن وہ کوئی حوالہ نہیں دے رہے کہ ان دعاوی کا ثبوت کیا ہے۔اس کے علاوہ وہ یہ دعویٰ پیش کر رہے ہیں کہ قائدِ اعظم نے پاکستان کے لیے اسلامی معاشی، معاشرتی اور تعلیمی نظام بنانے کا کام بھی علامہ اسد صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔حقیقت یہ ہے کہ محمد اسد صاحب کی زندگی کے دو ادوار کے بارے میں ان کی خودنوشت سوانح حیات RoadT0Mecca اور Home Coming Of The Heart کے نام سے عرصہ ہوا کہ شائع ہو چکی ہیں۔اور مؤخر الذکر میں انہوں نے خود تمام تفاصیل تحریر کی ہیں کہ آزادی کے بعد پاکستان میں ان کے سپرد کیا کام ہوئے تھے اور کس نے یہ کام ان کے سپرد کیے تھے۔ہم صحیح حقائق حوالوں سمیت درج کر دیتے ہیں جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اوریا مقبول جان صاحب نے تاریخی حقائق کی بجائے افسانوی باتیں تحریر کی ہیں۔

پاکستان کا آئین علامہ اسد تیار کر رہے تھے؟

سب سے پہلے ہم اس اہم اور عجیب دعوے کا تجزیہ پیش کرتے ہیں کہ قائدِاعظم نے علامہ محمد اسد صاحب اور ان کے محکمے DEPARTMENT OF ISAMIC RECONSTRUCTION کے سپرد ملک کے لیے نیا آئین بنانے کا کام کیا تھا۔خود علامہ محمد اسد صاحب کی خود نوشت سوانح حیات میں تحریر کردہ حالات ان دعاوی کی مکمل طور پر تردید کرتے ہیں۔علامہ محمد اسد صاحب نے لکھا ہے۔

اکتوبر1947 میں نواب ممدوٹ صاحب (جو اس وقت پنجاب کے وزیرِاعلیٰ تھے) نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا اور کہا کہ جن نظریاتی معاملات کے بارے میں آپ اتنا کچھ لکھتے رہے ہیں

خود اسد صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ قائدِاعظم نے اس شعبہ کو قائم نہیں کیا تھا اور نہ ہی قائدِاعظم نے علامہ اسد صاحب کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ پاکستان کے لیے آئین تیار کریں۔اور نہ ہی آئین سازی کا کام کسی صوبائی حکومت کا ذیلی ادارہ کر سکتا ہے۔

ان کے بارے میں ہمیں کوئی ٹھوس پیش رفت کرنی چاہیے۔اور پھر نواب ممدوٹ صاحب نے پوچھا کہ کیا میں وزیرِاعظم سے بات کروں۔اس پر اسد صاحب نے کہا کہ مرکزی حکومت نے تو اس معاملہ میں دلچسپی نہیں لی۔اس لیے آپ کو ہی کچھ کرنا پڑے گا اور مناسب ہوگا کہ اس کام کے لیے پنجاب میں ایک شعبہ قائم کر دیا جائے۔بعد میں اگر اللہ نے چاہا تو شاید مرکزی حکومت اس کام کو شروع کردے۔اس وقت تو وزیرِاعظم اور قائدِاعظم خارجہ پالیسی کے معاملات میں اتنا الجھے ہوئے ہیں کہ لگتا نہیں کہ وہ کسی اور معاملہ کے بارے میں سوچ سکیں۔ملاحظہ کیجئے:

HOME COMING OF THE HEART BY MUHAMMAD ASSAD, PUBLISHED BY THE TRUTH SOCIETY LAHORE P133-135)

پھر اسد صاحب لکھتے ہیں کہ ان ہی کی تجویز پر اس شعبہ کا نام رکھا گیا۔خود اسد صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ قائدِاعظم نے اس شعبہ کو قائم نہیں کیا تھا اور نہ ہی قائدِاعظم نے علامہ اسد صاحب کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ پاکستان کے لیے آئین تیار کریں۔اور نہ ہی آئین سازی کا کام کسی صوبائی حکومت کا ذیلی ادارہ کر سکتا ہے۔بلکہ اسد صاحب کی رائے تو یہ تھی کہ ابھی مرکزی حکومت اور قائدِ اعظم اس طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے۔پھر اسد صاحب لکھتے ہیں کہ اس ادارے نے زکوۃ اور عشر کے متعلق تجاویز تیار کرنے کا کام شروع کیا۔اور پھر وہ لکھتے ہیں کہ وزیرِاعلیٰ پنجاب ممدوٹ صاحب نے انہیں کہا کہ وہ پاکستان کے بننے والے آئین کے بنیادی اصولوں کے بارے میں مقالہ لکھیں۔انہوں نے یہ مقالہ لکھا جو کہ حکومتِ پنجاب کی طرف سے شائع کیا گیا۔اس کو پڑھنے کے بعد وزیرِاعظم لیاقت علی خان صاحب نے ملاقات کیلئے انہیں بلایا اور بتایا کہ فوری طور پر پاکستان کو جن مسائل کا سامنا ہے ان کے پیشِ نظر ابھی آئین سازی کا کام شروع نہیں ہو سکتا۔

(HOME COMING OF THE HEART BY MUHAMMAD ASSAD, PUBLISHED BY THE TRUTH SOCIETY LAHORE P135-136)

خود علامہ اسد صاحب کا بیان اوریا صاحب کے تحریر کردہ افسانے کی مکمل طور پر تردید کر رہا ہے۔**علامہ اسد صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ آئین پاکستان کے بارے میں ان کی تجاویز کو چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا تھا۔بلکہ وہ تو لکھتے ہیں کہ جنوری 1948 میں وزیرِاعظم نے انہیں وزارتِ خارجہ میں مشرقِ وسطیٰ کے سیکشن میں کام کے لیے بلا لیا تھا۔اور اس کے بعد پنجاب حکومت کے مذکورہ شعبہ سے ان کا تعلق ختم ہو گیا تھا۔اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو 25 دسمبر 1947 کو وزیرِ خارجہ مقرر کیا گیا تھا۔اس کے فوراً بعد وہ قائدِاعظم کے ارشاد پر چند روز کے لیے برما گئے تھے۔اور پھر انہیں فوری طور پر اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کے اہم اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کا موقف پیش کرنے کے لیے جانا پڑا تھا۔اس طرح جنوری 1948 تک ابھی انہوں نے باقاعدہ طور پر وزارتِ خارجہ کے مرکزی دفتر کا نظم و نسق بھی نہیں سنبھالا تھا۔اور علامہ اسد صاحب نے اپنی کتاب میں یہ دعویٰ کہیں نہیں کیا کہ پاکستان بننے کے فوراً بعد کے دور میں انہوں نے کبھی قائدِاعظم سے کوئی ملاقات بھی کی تھی۔**

ملک کا آئین کس نے بنانا تھا؟

یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ اوریا صاحب کے ذہن میں آئین سازی کے بارے میں کیا تصور موجود ہے۔ جمہوری روایات کے مطابق آئین سازی کا کام کسی علامہ صاحب یا اس قسم کے اداروں کے سپرد نہیں ہوتا بلکہ یہ کام اس ملک کے باشندوں کے منتخب نمائندے، اپنے ملک کے عوام کی خواہشوں اور امنگوں کے مطابق کرتے ہیں۔ اوریا صاحب یقیناً اس حقیقت سے واقف ہوں گے کہ قیامِ پاکستان کے وقت پاکستان کی اسمبلی CONSTITUTIONAL ASSEMBLY(آئین ساز اسمبلی) تھی اور اس اسمبلی نے 11راگست1947 کو قائدِاعظم محمد علی جناح کو اپنا صدر منتخب کیا تھا اور قائدِ اعظم نے اپنی پہلی تقریر میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ پاکستان کے لیے آئین بنانے کا کام یہ اسمبلی کرے گی۔ قائدِاعظم کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

THE CONSTITUENT ASSEMBLY HAS GOT TWO MAIN FUNCTIONS TO PERFORM. THE FIRST IS THE VERY ONEROUS AND RESPONSIBLE TASK OF FRAMING OUR FUTURE CONSTITUTION OF PAKISTAN AND SECOND OF FUNCTIONING AS A FULL AND COMPLETE SOVEREIGN BODY AS THE FEDERAL LEGISLATURE OF PAKISTAN.

یعنی آئین ساز اسمبلی کے دو بنیادی کام ہیں۔ پہلا کٹھن اور ذمہ داری کا کام پاکستان کے مستقبل کے آئین کی تشکیل کرنا ہے۔ اور دوسرا پاکستان کے مکمل اور آزاد وفاقی قانون ساز ادارے کی حیثیت سے کام کرنا ہے۔

(JINNAH SPEECHES AS GOVERNOR GENERAL OF PAKISTAN 1947-1948 , PUBLISHED BY SANGE MEEL PAKISTAN 2004.P 14)

پھر فروری 1948 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہریوں کے نام اپنا خطاب ریکارڈ کراتے ہوئے فرمایا:

"THE CONSTITUTION OF PAKISTAN HAS YET TO BE FRAMED BY THE PAKISTAN CONSTITUENT ASSEMBLY. I DO NOT KNOW WHAT THE ULTIMATE SHAPE OF THIS CONSTITUTION IS GOING TO BE"

(JINNAH SPEECHES AS GOVERNOR GENERAL OF PAKISTAN 1947-1948 , PUBLISHED BY SANGE MEEL PAKISTAN 2004.P 79)

ترجمہ: پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے ابھی پاکستان کا آئین بنانا ہے۔ مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اس کی حتمی شکل کیا ہوگی......

قائدِاعظم کے ان معروف ارشادات سے ظاہر ہے کہ پاکستان کے آئین کی تشکیل کا کام پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے سپرد تھا۔ علامہ اسد صاحب یا ان کے محکمے کے سپرد نہیں تھا۔

کیا ملکی تعلیمی پالیسی علامہ اسد کے سپرد تھی؟

اب اوریا صاحب کے اس دعوے کا جائزہ لیتے ہیں کہ قیامِ پاکستان کے بعد قائدِاعظم نے ملک کے تعلیمی نظام کی تشکیل کا کام بھی علامہ صاحب اور ان کے شعبے کے سپرد کر دیا تھا۔ بلکہ اوریا صاحب تو یہ بھی لکھتے ہیں کہ علامہ صاحب نے یہ تجویز دی تھی کہ جب تک اپنا تعلیمی نظام نافذ نہ ہوجائے تمام سکول اور کالج بند کر دینے ضروری ہیں۔ کسی بھی ملک کی تعلیمی پالیسی کا مرتب کرنا کوئی ایسا کام نہیں ہوتا جو کہ کسی ایک شخص یا اس قسم کے شعبہ کے حوالے کر دیا جائے۔ اور جب تک وہ کوئی راہنمائی نہ کریں، اس وقت تک تمام سکول اور کالج بند رکھیں

جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی ملک کی تعلیمی پالیسی بنائی جاتی ہے تو یہ ایک طویل عمل ہوتا ہے۔ جس میں کئی میٹنگز اور کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ ان میں ملک کے ماہرین تعلیم سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور ایک عرصہ بعد اس پالیسی کے خدوخال سامنے آتے ہیں۔ اور تاریخی حقائق یہ ہیں کہ پاکستان بننے کے چند ماہ بعد ہی 27 نومبر کو کراچی میں آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کا انعقاد ہوا تھا اور قائداعظم نے بھی اس کانفرنس کے لیے اپنا پیغام بھجوایا تھا اور اس پیغام میں قائداعظم نے سب سے زیادہ زور ٹیکنیکل اور Vocational تعلیم کی ترویج پر دیا تھا۔

(JINNAH SPEECHES AS GOVERNOR GENERAL OF PAKISTAN 1947-1948 , PUBLISHED BY SANGE MEEL PAKISTAN 2004.P 14)

علامہ اسد صاحب نے استعفیٰ کیوں دیا؟

علامہ اسد صاحب نے چند سال پاکستان کی وزارتِ خارجہ میں کام کیا اور پھر انہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ کچھ کالم نگاروں نے بغیر تحقیق کے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب یا پطرس بخاری صاحب (جو اس وقت وزارتِ خارجہ سے منسلک تھے) کو اس استعفیٰ کی وجہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ خود علامہ اسد صاحب نے اپنی خودنوشت میں تفصیلات لکھی ہیں کہ کن حالات میں انہیں استعفیٰ پیش کرنا پڑا۔ ان کی استعفیٰ کی وجہ ان کی ذاتی زندگی میں رونما ہونے والے حالات تھے۔ چونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں خود اپنی ذاتی زندگی کے یہ حالات درج کیے ہیں اس لیے انہی کا خلاصہ یہاں درج کر دیتے ہیں۔ لیکن اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ پہلے بھی ایک مرتبہ محمد اسد صاحب نے وزارتِ خارجہ سے استعفیٰ دینے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں سیکریٹری خارجہ اکرام اللہ صاحب نے ایک مرتبہ انہیں بلایا اور بتایا کہ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ان کا تبادلہ بیونس آئرس کر دیا ہے تاکہ وہ وہاں پر پاکستان کا سفارت خانہ قائم کریں اور ساتھ یہ بھی کہا کہ شاید ایسا انہیں راستے سے ہٹانے کے لیے کیا گیا ہے۔ محمد اسد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے وزیر خارجہ کو جا کر کہا کہ میرے کام کا دائرہ مشرقِ وسطیٰ ہے اور اگر میرا کہیں اور تبادلہ کیا گیا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ اس پر چوہدری صاحب نے کہا کہ وہ جلدی نہ کریں وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے۔ اور بعد میں یہ فیصلہ منسوخ کر دیا۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کہ اگر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اسد صاحب کو وزارتِ خارجہ سے نکالنا ہی چاہتے تھے تو یہ ایک نادر موقع تھا، وہ ان کا استعفیٰ آنے دیتے اور اسے منظور کر لیتے۔ ان کا تبادلہ منسوخ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

(HOME COMING OF THE HEART BY MUHAMMAD ASSAD, PUBLISHED BY THE TRUTH SOCIETY LAHORE P170-171)

پھر وہ اپنی کتاب میں اپنے استعفیٰ دینے کے حالات لکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب وہ ایک کمیشن میں پاکستان کی نمائندگی کے لیے گئے ہوئے تھے تو ان کی ملاقات ایک امریکی خاتون پولا (Pola) سے ہو گئی اور وہ دونوں روزانہ ملنے لگے اور انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے درمیان بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ اس وقت اسد صاحب شادی شدہ تھے۔ ان کی بیگم منیرہ جو کہ عرب تھیں اور اس شادی سے ان کا بیٹا طلال بھی موجود تھا۔ اور پولا صاحبہ بھی شادی شدہ تھیں۔ دونوں نے شادی کا فیصلہ کر لیا۔ جب اس بات کی خبر ان کی بیگم منیرہ صاحبہ کو ہوئی تو انہوں نے اور ان کے صاحبزادے طلال نے شدید ردِ عمل دکھایا۔ منیرہ صاحبہ نے لندن میں پاکستانی سفارت خانہ میں اسد صاحب کی شکایت کی۔ پاکستان کے گورنر جنرل صاحب کو خط لکھا کہ اسد صاحب کو دوسری شادی کرنے سے روکا جائے اور اسد صاحب بیان کرتے ہیں کہ پطرس بخاری صاحب اور وزارتِ خارجہ میں ان کے دوسرے مخالفین ان خبروں سے

پاکستان میں ''جمہوریت کے اجارہ دار'' موجود ہیں کہ نہیں لیکن ''تاریخ کے اجارہ دار'' تو ضرور موجود ہیں جو جب چاہیں تاریخی حقائق کو بالکل بدل کر یا مسخ کر کے پیش کر دیتے ہیں

بہت خوش ہوئے۔ اس وقت وزارتِ خارجہ کا یہ قانون تھا کہ اگر کوئی سفارت کار بیرونِ ملک شادی کرنا چاہتا تو وہ اس کی اجازت کے لیے گورنر جنرل کو درخواست دیتا اور ساتھ استعفیٰ بھی بھجوا دیتا۔ اگر درخواست منظور ہو جاتی تو استعفیٰ واپس آ جاتا، اگر درخواست منظور نہ ہوتی تو استعفیٰ منظور کر لیا جاتا۔ ایک طرف تو یہ ذکر کرتے ہوئے اسد صاحب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کے سامنے ہمیشہ اپنے مفادات ہوتے تھے اور دوسری طرف یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ اس مرحلہ پر انہوں نے چوہدری صاحب سے مدد لی تھی اور کہا تھا کہ وہ گورنر جنرل کے کانوں میں اسد صاحب کے صحیح حالات ڈال دیں۔ جب اسد صاحب نے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین صاحب کو درخواست دی تو انہوں نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور درخواست نامنظور کر دی گئی۔ خود اسد صاحب اس کی وجہ یہ لکھتے ہیں:

MUNIRAS INTERVENTION WITH THE HIGH COMMISSION IN LONDON HAD BORN BITTER FRUIT.

یعنی منیرہ (ان کی پہلی بیگم) نے لندن میں ہائی کمیشن میں جو شکایت کی تھی اس کا کڑوا پھل نکل آیا تھا۔

ان کا استعفیٰ منظور ہونے کا الزام گورنر جنرل صاحب کو دینا بھی غلط ہوگا کیونکہ یہ ایک غیر معمولی صورتِ حال تھی کہ نہ صرف شادی کی اجازت مانگنے والا مرد پہلے سے شادی شدہ تھا بلکہ وہ خاتون جن سے شادی کرنے کے لیے درخواست دی جا رہی تھی وہ بھی پہلے سے شادی شدہ تھیں۔ قارئین خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اسد صاحب اگر ان حالات میں وزارتِ خارجہ کی ملازمت سے رخصت ہوئے تو اس کا الزام کم از کم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو ہرگز نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم بعد میں پولا صاحبہ نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل کی اور اسد صاحب نے منیرہ صاحبہ کو طلاق دی اور پھر اسد صاحب اور پولا صاحبہ نے شادی کی اور اسد صاحب کی وفات تک یہ رشتہ قائم رہا۔

(HOME COMING OF THE HEART BY MUHAMMAD ASSAD, PUBLISHED BY THE TRUTH SOCIETY LAHORE pp187-189)

اپنی سوانح حیات میں اسد صاحب نے کئی جگہ پر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پر اعتراضات بھی کیے ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ اعتراف بھی کیا ہے:

NONE THE LESS,SINCE ZAFRULLAH KHAN WAS AN EXTREMELY ABLE FOREIGN MINISTER.

ترجمہ: بہر کیف ظفر اللہ خان ایک نہایت ہی قابل وزیر خارجہ تھے......

اور انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ زندگی کے کئی مرحلوں پر جب انہیں مدد کی ضرورت پڑی انہوں نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی مدد پر انحصار کیا۔ مثلاً جب دوسری جنگِ عظیم شروع ہوئی تو وہ ہندوستان میں موجود تھے۔ انہیں جرمن شہری ہونے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس وقت میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور سکندر حیات صاحب کی مدد پر انحصار کر رہا تھا لیکن جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے حکومت سے رابطہ کیا تو انہیں حکام نے فائل دکھائی کہ انہوں نے سعودی عرب میں امریکی کمپنیوں کو تیل کے معاہدے حاصل کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا اور اس وجہ سے برٹش کمپنیوں کو ٹھیکے نہیں مل سکے تھے۔ اس وجہ سے ان پر شک کیا جا رہا تھا۔ اسد صاحب نے اس الزام کو سراسر غلط قرار دیا ہے۔

(HOME COMING OF THE HEART BY MUHAMMAD ASSAD, PUBLISHED BY THE TRUTH SOCIETY LAHORE P106,144)

(باقی صفحہ 42 پر)

نثر بھی تو لکھیں

(مکرم زبیر احمد، چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

"ہمارے مضمون نگاروں اور مصنّفوں کو چاہئے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو ایسے رنگ میں پڑھیں کہ اس طرز کی نقل کرسکیں......۔ ہمارے اخبار نویسوں، رسالہ نویسوں اور کتابیں لکھنے والوں کو چاہئے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرزِ تحریر کی نقل کریں۔ میں نے ہمیشہ یہ قاعدہ رکھا ہے خصوصاً شروع میں جب مضمون لکھا کرتا تھا۔" (سیدنا حضرت مصلح موعود)

مشق کے بغیر کوئی کام بھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتا اور یہی شرط اچھی نثر نگاری کیلئے بھی ضروری ہے۔ ہم میں سے بہت سے لکھتے ہیں اور بہت سے لکھنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر لکھنے والے کو لکھنا نہیں آتا۔ مطلب یہ ہے کہ عام تحریر اور ایک ایسی تحریر جو قاری کے دل میں اتر جائے اور جو ادبی ناقدین کے معیاروں پر بھی پوری اترے، اِن ہر دو میں فرق محسوس کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسی ہی کوئی خاص تحریر ضرب المثل بن کر مقبولِ خواص وعوام ہو جایا کرتی ہے۔ ایک اچھی نثر لکھتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ ذیل کے مضمون میں ان میں سے بعض اہم باتیں درج ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے آپ اپنی تحریر کی خوبصورتی کو مزید نکھار سکتے ہیں۔

یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ چاہے اچھا لکھا جائے یا اچھا نہ لکھا جاسکے، اہم چیز لکھنا ہے۔ پہلے دن کبھی بھی بہترین تحریر نہیں ہوا کرتی۔ تحریر کا خوبصورت ہونا، یہ کمال آتے آتے ہی آتا ہے۔ اسی طرح اگر آپ نے کوئی مضمون لکھا ہو اور وہ چھپ نہ سکے تو مضمون کی اشاعت سے زیادہ آپ کا کام لکھنا ہونا چاہئے۔ ہاں آپ اپنے مضامین میں بہتری لانے کی کوشش کرتے رہیں، جس رسالہ یا اخبار میں آپ مضمون شائع ہونے کے لئے بھیجنا چاہتے ہوں ان سے رابطہ کر کے پوچھا بھی جا سکتا ہے کہ کس قسم کے مضامین کی ان کو ضرورت ہے۔ حالاتِ حاضرہ اور کسی بھی نئے زیرِ بحث موضوع پر مضمون کو اشاعت کے لئے جلد جگہ مل جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 10 جولائی 1931ء کو حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کے طرزِ تحریر کی تقلید کرنے پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ وہ پورا خطبہ ضرور پڑھنا چاہئے اور پھر اسے بطور لائحہ عمل ہمیشہ مدنظر رکھا جائے۔ آپ نے فرمایا:

"ہمارے مضمون نگاروں اور مصنّفوں کو بھی چاہئے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو ایسے رنگ میں پڑھیں کہ اس طرز کی نقل کرسکیں۔......ہمارے اخبار نویسوں، رسالہ نویسوں اور کتابیں لکھنے والوں کو چاہئے کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرزِ تحریر کی نقل کریں۔ میں نے ہمیشہ یہ قاعدہ رکھا ہے خصوصاً شروع میں جب مضمون لکھا کرتا تھا۔ پہلا مضمون جو میں نے تشحیذ میں لکھا وہ لکھنے سے قبل میں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو پڑھا تا اس رنگ میں لکھ سکوں

اورآپ کی وفات کے بعد جو کتاب میں نے لکھی اس سے پہلے آپ کی تحریروں کو پڑھا اور میرا تجربہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے میری تحریر میں ایسی برکت پیدا ہوئی کہ ادیبوں سے بھی میرا مقابلہ ہوا اور اپنی قوّتِ ادبیہ کے باوجود انہیں نیچا دیکھنا پڑا۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر اپنے اندر ایسا جذب رکھتی ہے کہ اس کی نقل کرنے والے کی تحریر میں بھی دوسرے سے بہت زیادہ زور اور کشش پیدا ہو جاتی ہے''

(خطبہ جمعہ 10 جولائی 1931ء از خطباتِ محمود جلد 13 ص 218-219)

نثر کی ایک بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ تکلُّف اور تصنُّع سے پاک ہو، دوٹوک انداز میں جو بات دل سے نکلتی ہے وہ دل ہی میں اترتی ہے۔ ع

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر

اہم چیز خلوص ہوا کرتی ہے۔ اگر خلوص ہے تو بعض دیگر معیار نہ بھی پیش نظر رکھے گئے ہوں تو تحریر اثر پیدا کر لیتی ہے۔ لکھنے والے کو پہلے اپنے آپ میں ویسی ہی کیفیت پیدا کر لینی چاہئے جیسی کیفیت وہ قارئین میں پیدا کرنی چاہتا ہو۔

موضوع کا انتخاب ایک نہایت اہم بات ہوتی ہے۔ لکھنے کا کوئی جواز ہونا چاہیے۔ ایک ادیب کے مطابق ''یہ تو بہتوں کو معلوم ہوتا ہے کہ کیا لکھنا ہے لیکن یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہوتی ہے کہ کیا نہیں لکھنا''۔ ''کیا نہیں لکھنا'' والی بات موضوع سے بھی تعلق رکھتی ہے اور الفاظ کے چناؤ سے بھی۔

اچھی نثر، پڑھنے والے کو ایک خاص وجدانی فضا میں منتقل کر دیتی ہے۔ اس فضا میں فطرت، اخلاق اور روحانیت کی حقیقتیں جس قدر زیادہ ہونگی اتنا ہی اس تحریر کا مرتبہ بلند ہوگا۔

نثر میں الفاظ کی ترتیب حقیقی جگہ پر رکھی جاتی ہے۔ الفاظ کی ترتیب کا آگے پیچھے کرنا قابلِ تحسین نہیں گردانا جاتا۔ مثلاً یہ فقرہ کہ ''زیادہ سے زیادہ لوگ کسی کے خیالات کو اپنائیں یہ معیار ہے ایک بڑے ادیب کا۔'' یوں ہو تو بہتر ہوگا ''ایک بڑے ادیب کا معیار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے خیالات کو اپنائیں''۔ ترتیبِ الفاظ بہ نسبت انتخابِ الفاظ کے زیادہ مدِنظر ہونی چاہئے۔ اسی طرح نثر نگاری میں حشو و زوائد اور حروف کا بے جا استعمال نہیں ہونا چاہئے۔

اچھی نثر کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ جملے چھوٹے اور اپنی جگہ پر مکمل ہوں۔ بے ضرورت الفاظ استعمال کر کے جملہ لمبا نہ کیا گیا ہو۔

نثر علمیت سے بھرپور ہوتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف ذخیرۂ مواد ہی ہو۔ اچھی نثر قلمکار و قاری دونوں سے تفکُّر و تدبُّر کا تقاضا کرتی ہے اور وہی تحریر معتبر ٹھہرتی ہے جو یہ تقاضا پورا کرتی ہو۔ ادبی نثر میں فراہمیٔ معلومات کے ساتھ ساتھ عبارت کو چُست بنانے کیلئے ادب کو بھی داخل رہنا چاہئے۔

نثر میں جس قسم کا موضوع ہو زبان بھی اسی کے مطابق ہونی ہو۔ اگر عوام الناس سے متعلق موضوع ہو تو زبان بھی سادہ فہم ہونی چاہئے۔ اگر خاص علمی موضوع ہے تو زبان بھی علمی ہونی چاہیے۔ اگر عوام الناس سے متعلق موضوع ہو تو زیادہ علمی زبان استعمال کرنا موضوع سے بھی نا انصافی ہو گی۔ سیدنا حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کی تحریرات میں یہ بات خوب نظر آتی ہے۔ آپؑ جیسے لوگ مخاطب ہوتے ویسی ہی زبان استعمال فرماتے۔ اگر عوام الناس مخاطب ہوتے تو نہایت آسان پیرائے میں بات سمجھاتے جیسے کشتیٔ نوح، رسالہ الوصیت، لیکچر لدھیانہ، لیکچر لاہور، حقیقۃ الوحی، تریاق القلوب، خطبہ الہامیہ وغیرہ۔ لیکن جہاں ایسے لوگ مخاطب ہوتے جو بزُعمِ خود بڑے عالم کہلاتے آپ بھی ان کو اسی زبان میں تحریر و تقریر میں مخاطب فرماتے۔ مثلاً براہینِ احمدیہ،

سرمہ چشمِ آریہ، اعجازِ احمدی نیز مباحثوں پر مشتمل کتب جیسے الحق مباحثہ دہلی ، الحق مباحثہ لدھیانہ۔اسی طرح مجموعہ اشتہارات میں سے ایسے اشتہار جن میں مخالفین کو مخاطب فرمایا ہے،موقع محل اوران کے مزاج کے مطابق اردو زبان کا استعمال کیا گیا ہے اور جہاں اصلاح معاشرہ تعلیم وتربیت اور دعوۃ الی اللہ کے عناوین پر اشتہارات دیئے وہاں نہایت سادہ اور عام فہم اردو نثر تحریر فرمائی ہے۔

ابہام بھلے ہی شعر کے لیے حسن کا درجہ رکھتا ہو،نثر کیلئے عیب ہے۔جس موضوع پر لکھا جارہا ہو اس کا منشاء و مقصد مبہم نہیں رہنا چاہئے۔لیکن مقصد کی وضاحت میں تکرار نہ ہو، یہ عیب شمار ہوتا ہے۔تکرار اپنے منشاء کی وضاحت میں ایک جیسے جملوں کی بھی ہوسکتی ہے اور ایک سے الفاظ کی بھی۔

استعارات اور تمثیلات کا استعمال تحریر میں خوبصورتی جبکہ پُرجذبہ اور قوی الفاظ کا استعمال تحریر میں زور پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح رعایتِ لفظی سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔اکثر مزاح نگار اسی کو استعمال میں لاتے ہیں۔لیکن اس کے لئے زبان وبیان پر دسترس اور وسعتِ مطالعہ ضروری ہے۔

اچھی نثر وضاحت اور منطقی جواز سے عبارت ہوتی ہے۔ ہر بات کی دلیل دینی پڑتی ہے۔دعویٰ اور دلیل میں ہم آہنگی کے بغیر نثر ناقابلِ توجہ ٹھہرتی ہے۔اپنی رائے کے حق میں ایسے مضبوط دلائل دینے چاہئیں کہ ہر ذی شعور بلا تأمل پیش کردہ دلائل کو قبول کر لے۔کوشش ہونی چاہئے کہ آپ کے بیان کردہ دلائل پر جو سوالات اُٹھ سکتے ہوں ان کا جواب بھی بین السطور آجائے۔ایک طویل نثر میں تو الگ سے بھی ان کا ذکر کیا جاسکتا ہے لیکن ایک مضمون میں اشاروں کنایوں پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔نثر کی مختلف اقسام کی نسبت سے تحریر میں اختصار یا طوالت ہونی چاہئے۔ مقالہ و مضمون میں تفصیل و اجمال کا فرق ہی ہوتا ہے۔ مقالہ میں موضوع پر بالتفصیل روشنی ڈالی جاتی ہے جبکہ مضمون میں اختصار سے اپنی بات مکمل کر لی جاتی ہے۔لیکن جدید تحقیق کے تقاضوں کے مطابق حوالہ نگاری سے مزین مضامین ہی پسند کئے جاتے ہیں۔

مضمون نگار کو چاہئے کہ وہ زبان و بیان کو جانچتا رہے۔ ایک تحریر لکھے تو بار بار تحریر کو پڑھ کر بہترین صورت دینے کی کوشش کرے۔

(نوٹ:اس مضمون کیلئے مجلۃ الجامعہ شمارہ15 جلد5 نمبر1، بابت اپریل 1972ء اور ماہنامہ ''ایوانِ اردو'' دہلی انڈیا بابت ستمبر 2012 سے استفادہ کیا گیا۔)

ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت نماز پڑھ سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

''اگر کہیں ایسی مجبوری ہو کہ لازماً تیزی سے پہنچنا ضروری ہو اور کوئی چارہ نہ ہو تو پھر پڑھ سکتا ہے۔ورنہ مناسب نہیں۔کہیں گاڑی روکے۔اپنے کاموں کے لیے کھانے کے لیے پیشاب کے لیے چھوٹی چھوٹی باتوں کے لیے،بعض دفعہ چاکلیٹ خریدنے کے لیے آدمی رک جاتا ہے تو نماز کے لئے کیوں نہیں رک سکتا؟ کسی پٹرول پمپ پر کار کو پارک کریں اور اگر پتہ ہو کہ قبلہ کس طرف ہے تو اس طرف منہ کریں اگر نہ پتہ ہو جدھر کار کا منہ ہے ادھر منہ کر کے اللہ اکبر کردیں۔''

(اطفال سے ملاقات 10 نومبر 1999ء از الفضل 17 رجون 2000ء صفحہ 3)

قرآن کریم میں سجدات تلاوت

(مرسلہ: مکرم نوید مبشر شاہد صاحب)

قرآن کریم میں دورانِ تلاوت 15 مقامات پر سجدہ کرنے کا ذکر ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم)

تلاوت قرآن کریم کے دوران ذیل کے مقامات پر سجدہ کرنے کا ذکر ہے۔

1- إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝ (الاعراف: 207)

2- وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا ۝ (الرعد: 16)

3- وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۝ (النحل: 50)

4- وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ (بنی اسرائیل: 110)

5- إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ (مریم: 59)

6- أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۝ (الحج: 19)

7- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ ۝ (الحج: 78)

8- وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ...... ۝ (الفرقان: 61)

9- أَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ...... ۝ (النمل: 26)

10- إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا ...... ۝ (السجدة: 16)

11- وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۝ (ص: 25)

12- لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ ۝ (فصلت: 38)

13- وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ۝ (النجم: 63)

14- وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۝ (الانشقاق: 22)

15- كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (العلق 20)

(فقہ السنۃ جلد 1 صفحات 186 - 188)

سوال: قرآن مجید میں سجدہ کیوں آتا ہے اور کیسے ادا کرنا چاہئے؟

جواب: قرآن مجید میں جو سجدہ آتا اس کا بعض دفعہ مضمون خود بتا دیتا ہے کہ یہاں سجدہ کرنے کی طرف طبیعت مائل ہو رہی ہے اور سجدے کچھ رسول ﷺ نے خود مقرر فرمائے تھے کہ یہاں سجدہ کرنا چاہئے کچھ بعد کے علماء نے سجدے تجویز کئے۔ تو جہاں تک سجدے کا تعلق ہے اگر زمین صاف ہو اور پاک ہو اور سجدہ آ جائے تو وہاں سجدہ کر لینا ٹھیک ہے۔ لیکن اگر گندی جگہ ہو اور زمین صاف نہ ہو تو انسان گھر جا کے سجدہ کر سکتا ہے۔

(اطفال سے ملاقات 26 رجنوری 2000ء از الفضل 16 رمارچ 2000ء صفحہ 4)

اخبار مجالس

(قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریفریشر کورس

5رجنوری علاقہ فیصل آباد کا ریفریشر کورس ہوا۔ مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی، مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے شرکت فرمائی۔ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ بھی شامل تھے۔ جنہوں نے سالانہ کارکردگی اور توجہ طلب امور بیان فرمائے۔ بعدازاں مرکزی نمائندگان نے شعبہ عمومی مال، شفارشات شوریٰ 2012ء پر عمل درآمد کے حوالے سے ہدایات دیں اور ضروری پہلو بیان کئے۔ کل حاضری 28 رہی۔

20رجنوری مجلس کنری میں ضلع عمرکوٹ کی عاملہ، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس کا ریفریشر کورس مرکزی نمائندہ مکرم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ کی زیرِ صدارت ہوا۔ جس میں 19 زعماء مجالس، 15 ممبران ضلعی عاملہ اور 21 ممبران زعماء اعلیٰ نے شمولیت کی۔

27رجنوری نظامت ضلع شیخوپورہ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے حاضرین سے خطاب کیا اور عمومی ہدایات دیں۔ ۳۱ مجالس کے ۶۵ نمائندگان شامل ہوئے۔

یکم مارچ نظامت ضلع لاہور کے زیر انتظام ممبران کمیٹی اصلاح و ارشاد و مجالس کا ریفریشر کورس ہوا۔ جس میں مرکز سے مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نائب قائد تربیت نے شمولیت کی اور عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ریفریشر کورس دو مقامات دارالذکر اور بیت النور میں ہوا۔ ۴۲ مجالس کے ۱۸۹ انصار نے شرکت کی۔

10 مارچ ضلع ساہیوال کی عاملہ اور نگران حلقہ جات کا ریفریشر کورس ہوا۔ مکرم مجید احمد بشیر صاحب ایڈیشنل ناظم علاقہ نے شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔ ریفریشر کورس میں ۲۲ عہدیداران شامل ہوئے۔

15، 16مارچ مجلس بستی شکرانی، بہاولپور شہر، چک 84 فتح پور میں ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول اور مکرم حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ نے شمولیت کی تینوں مقامات پر ہونے والے ریفریشر کورس میں مرکزی نمائندگان نے انصار اور ممبران عاملہ کو شعبہ جات اور اصلاح و ارشاد سے متعلق ہدایات دیں۔ تینوں حلقوں کے زعماء ان کی عاملہ سمیت تینوں مقامات کی حاضری ۱۴۲ رہی۔

16 مارچ نظامت ضلع کراچی کے تحت ۵ مجالس کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مکرم صدر مجلس نے شرکت کی اور مختلف شعبوں کا رپورٹس کے مطابق جائزہ لیا حاضری اراکین عاملہ ۱۸ رہی۔ مجلس ماڈل کالونی کی دوسری پوزیشن آنے پر ازراہ شفقت محترم صدر مجلس انصاراللہ وہاں تشریف لے گئے۔

16، 17مارچ شعبہ اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیرِ انتظام پنجاب، آزاد کشمیر اور خیبر پختونخواہ کے اضلاع و علاقہ جات کا پانچواں سالانہ ریفریشر کورس دفتر انصاراللہ میں منعقد ہوا جس میں ریفریشر کورس کے مقاصد اور ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے ہدایات دی گئیں اور دعوت الی اللہ کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے گئے۔ حاضری ۱۲۵ رہی۔

29رمارچ حلقہ شہر گاڑی کھاتہ حیدرآباد کا اجلاس عام و ریفریشر کورس ہوا۔ مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے ممبران عاملہ انصار اور خدام واطفال کو ہدایات دیں۔ حاضری ۴۸ رہی۔

30رمارچ نظامت ضلع لاہور کے زیرِ انتظام تربیتی کمیٹی کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت ہوا۔ ۶ مجالس کے ۱۲۷ انصار شامل ہوئے۔

30، 31رمارچ نظامت ضلع لاہور کی ۳۱ مجالس کے عہدیداران

تربیت کا ریفریشر کورس بمقام بیت التوحید، دارالذکر ،شاہدرہ ٹاؤن اور ٹاؤن شپ منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد تربیت نے ہدایات دیں۔ حاضری ممبران کمیٹی ۹۲اور انصار ۱۵ا رہی۔

ماہ مارچ میں ضلع گوجرانوالہ کی ۷ مجالس (تلونڈی کھجوروالی، دلاور چیمہ، تلونڈی موسیٰ خان، گوجرانوالہ غربی، حلقہ وزیر آباد، راہوالی اور گرمولہ ورکاں) کا ریفریشر کورس ہوا جس میں عہدیداران و انصار نے بھر پور حصہ لیا۔

8/مارچ ضلع کراچی کے ریفریشر کورس میں مجلس النور کراچی کے پانچ منتظمین شامل ہوئے۔مکرم صدر مجلس نے شمولیت کی۔

10/مارچ حلقہ سید والا ضلع ننکانہ صاحب کی مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم محمد نواز صاحب نائب ناظم علاقہ ،مکرم کلیم احمد اقبال صاحب ناظم تربیت، نائب ناظم ذہانت وصحت جسمانی اور مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم ضلع ننکانہ صاحب نے عمومی ہدایات دیں۔۲۵ عہدیداران شامل ہوئے۔

10/مارچ مجلس النور کراچی میں زعماء اعلیٰ کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس نے ہدایات دیں۔

17/مارچ نظامت ضلع ننکانہ صاحب کے تحت مجالس کا ریفریشر کورس ہوا جس میں ناظم ضلع ، ناظم تربیت ضلع اور مکرم حفیظ اللہ امجد صاحب نے عمومی ہدایات دیں۔۱۱ مجالس اور ۲۲ عہدیداران شامل ہوئے۔

23 مارچ مجلس گلشن جامی کراچی کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔جس میں شعبہ جات میں کام کرنے کے طریقہ کار سے متعلق ہدایات دی گئیں۔حاضری عہدیداران وسائقین ۳۶ رہی۔

31/مارچ ضلع بہاولنگر کا ریفریشر کورس مجلس ۱۶۶ امراد میں زیر صدارت مکرم شیخ کریم الدین صاحب امیر ضلع منعقد ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب نے شمولیت کی جنھوں نے ہدایات دیں نیز سیرت النبیؐ وہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب کیا۔ناظم صاحب علاقہ نے بھی شمولیت کی ضلعی عاملہ، مقامی عاملہ اور زعماء مجالس شامل ہوئے۔مکرم منصور محمود منہاس صاحب نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔حاضری ۶۰ رہی۔

5/اپریل نظامت ضلع حافظ آباد کا ریفریشر کورس ہوا جس میں مرکز سے مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب معاون صدر شامل ہوئے اور شعبہ جات کے بارہ میں ہدایات دیں۔ریفریشر کورس کے بعد گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔حاضری ۵۵ رہی۔

7/اپریل نظامت ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام ریفریشر کورس بابت اصلاح وارشاد تربیت اور تعلیم القرآن زیر صدارت مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد اصلاح وارشاد منعقد ہوا۔آپ کے علاوہ مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے تقریر کی اور قائدین نے حاضرین کو ہدایات دیں۔ ۳۹ عہدیداران نے شمولیت کی۔

تربیتی اجتماع واجلاسات

مارچ میں مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام ۴ حلقہ جات میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کیے گئے جن کی حاضری ۸ ۷ انصار، ۵۶ خدام ۱۸/اطفال اور ۷ مہمان شامل ہوئے۔اس کے علاوہ مجلس نے سیرت النبیؐ ، یوم مسیح موعودؑ اور اجلاس عام کا پروگرام کیا جس میں ۲۱ انصار، ۱۳ خدام اور ۱۵ اطفال شامل ہوئے۔

3/مارچ مجلس فضلِ عمر ضلع فیصل آباد کے دو حلقہ جات میں تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔مجموعی حاضری ۲۵ رہی۔

10/مارچ مجلس دارالذکر فیصل آباد میں اسوۂ رسولؐ ،تعلق باللہ اور پیشگوئی لیکھرام کے موضوع پر تربیتی نشست ہوئی۔حاضری ۳۷ رہی۔

10اور 31/مارچ مجلس فضلِ عمر فصل آباد کے حلقہ بٹالہ کالونی میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔مجموعی حاضری ۷ ۵ انصار ۱۱ خدام، ۱۸ اطفال اور ۲ مہمان شامل ہوئے۔

12/مارچ نارووال میں تربیتی اجلاس میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے ہدایات دیں۔ناظم انصاراللہ ضلع نے بھی نصائح کیں اور ہدایات دیں۔مجموعی حاضری ۷۱ رہی۔

14/مارچ حلقہ امارت داتا زیدکا، حلقہ امارت قلعہ کالروالہ، حلقہ امارت کھیوہ باجوہ کا سالانہ اجتماع بمقام کلاسوالہ ہوا۔تلاوت، نظم ،اردو تقریر معیار خاص، فی البدیہہ تقریر، دینی معلومات ،حفظ قرآن ،مطالعہ کتب تحریری امتحان ،مشاہدہ معائنہ اور کلائی پکڑنا

صفِ اول و دوم کے مقابلہ جات ہوئے۔ مرکز سے مکرم قائد تعلیم القرآن اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شمولیت کی اور اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔ حاضری انصار ۳۰۵ نمائندگی مجالس ۳۶، نمائندگی مجالس ضلع سیالکوٹ ۲۹ رہی۔

15/مارچ نظامت ضلع گوجرانوالہ کے زیرِ انتظام حلقہ ترگڑی کے انصار کا علمی تربیتی و ورزشی مقابلہ جات کے ساتھ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم قائد صاحب عمومی نے افتتاحی خطاب سے پروگرام کا آغاز کیا۔ تلاوت، نظم، دینی معلومات اور کلائی پکڑنے کے مقابلہ جات ہوئے۔ حلقہ کی ۳ مجالس کے ۳۳ انصار، ۱۲ خدام اور ۱۰ اطفال شامل ہوئے۔

17/مارچ ضلع ساہیوال کا ایک روزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں 5 مجالس کے انصار نے شمولیت کی۔ مرکز سے مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب، مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب نے شمولیت کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کو ایمان افروز واقعات سنائے اور ہدایات دیں جبکہ مکرم بریگیڈیئر عبد الغفور احسان صاحب ناظم علاقہ، مکرم مجید احمد بشیر صاحب ایڈیشنل ناظم علاقہ اور مکرم خالد احسان صاحب ممبر عاملہ علاقہ بھی شامل ہوئے جنہوں نے چک 11L-30 میں ہونے والا اجتماع کروایا جس میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف شامل ہوئے اور ہدایات دیں۔ دونوں مقامات پر تلاوت، دینی معلومات، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، تیز چلنا، دوڑ، کلائی پکڑنا، مشاہدہ معائنہ اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ حاضری ۱۵۶ رہی۔

31 مارچ مجلس بہوڑو چک ۱۸ ضلع ننکانہ صاحب میں سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا۔ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ فیصل آباد نے سال 2013ء کو سیرۃ النبیؐ کے حوالے سے منانے کے متعلق مختلف پہلوؤں کو اپنی زندگیوں میں اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم ضلع ننکانہ صاحب نے آنحضرتؐ کی مخلوق خدا سے محبت کے بارے میں تقریر کی حاضری انصار علاقہ سرگودہا ۲۶، علاقہ فیصل آباد ۵۲ خدام ۳۱، اطفال ۲۶ اور شامل مجالس ننکانہ صاحب ۱۰ رہی۔

17/مارچ مجلس واہ کینٹ میں سیرت النبیؐ پر اجلاس ہوا۔ جس میں آنحضرتؐ کے تعلق باللہ کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی۔ ۳۶ انصار، ۸ خدام اور ۲ اطفال نے شمولیت کی۔

17/مارچ حلقہ ننکانہ صاحب کا جلسہ سیرۃ النبیؐ ننکانہ شہر میں منعقد ہوا۔ جس میں ۱۱ مجالس شامل ہوئیں۔ کل حاضری ۲۴ رہی۔

17/مارچ مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیرِ اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا مکرم ناصر احمد صاحب گورایہ مربی سلسلہ نے سیرت النبیؐ کے پہلو امین اور صدیق پر روشنی ڈالی۔ تعداد انصار اراکین ۳۴، خدام ۵، اطفال ۶ اور مہمان ایک رہی۔

23/مارچ مجلس حیدر آباد شہر میں جلسہ سیرت النبیؐ اور جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ جس میں حاضری انصار ۱۵، خدام ۳۰ اور اطفال ۱۵ رہی۔

23/مارچ مجلس ملتان شرقی نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا۔ جس میں مقررین نے حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح حیات اور عشق رسولؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مجموعی حاضری ۷۰ رہی۔

24/مارچ مجلس فضلِ عمر ضلع فیصل آباد میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا اجلاس کی صدارت ناظم صاحب علاقہ نے کی۔ مجموعی حاضری ۴۵ رہی۔

24/مارچ مجلس رائے پور ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع پنڈی بھاگو میں ہوا۔ تلاوت، نظم، تقریر اردو معیار خاص، تقریر فی البدیہہ، حفظ قرآن، دینی معلومات، تحریری امتحان مطالعہ کتب جلد نمبر ۲۰، ۲۱، مشاہدہ معائنہ اور کلائی پکڑنا کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ۱۸ مجالس سے ۱۴۰ انصار اور ایک نومبائع شامل ہوئے۔

25/مارچ مجلس مقامی ربوہ کے ۱۳ حلقہ جات میں سیرت النبیؐ کے پروگرام ہوئے جس میں مربیان کرام نے آنحضرتؐ کے تحمل اور برداشت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ حاضری ۱۷۴ رہی۔

29/اپریل نظامت ضلع نارووال کے زیرِ انتظام جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس شریک ہوئے اور سوالات کے جوابات دیئے۔ ضلعی عاملہ اور ناظم ضلع کے علاوہ ضلع کی تمام مجالس حاضر تھیں۔ مکرم صدر مجلس نے ضلعی عاملہ اور عہدیداران کو ضروری

نصائح کیں۔سوال و جواب کی مجلس بھی ہوئی ۔ حاضری بمع ضلعی عاملہ ۱۵۰ رہی۔

31/مارچ مجلس ماڈل ٹاؤن کراچی نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جس میں بتایا گیا کہ یہ سال سیرت النبیؐ کے حوالے سے اور ایثار کے حوالے سے بیعت کی نویں شرط پر منایا جا رہا ہے۔اپنے اپنے گھروں میں رسول اللہؐ کی سیرت پر کوئی نہ کوئی مضمون پڑھیں ،حضور کے خطبات سنیں روزانہ دو نفل ، دعائیں اور نماز باجماعت کی طرف خصوصی توجہ دیں ۔ ۳۹/انصار اور ۳ خدام شامل ہوئے۔

31/مارچ مجلس ماڈل کالونی کراچی میں اجلاس عام کا انعقاد مکرم طاہر محمود صاحب زعیم اعلیٰ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ ۴۹ انصار اور ۳ خدام شامل ہوئے۔

31/مارچ مجلس فیصل عمر فیصل آباد نے بمقام عیدگاہ پکنک کا پروگرام کیا اور ورزشی مقابلہ جات (گولہ پھینکنا۔کلائی پکڑنا ،دوڑ) بھی کروائے گئے ۔۲۳/انصار، ۷ خدام اور ۴/اطفال شامل ہوئے۔

5/اپریل نظامت ضلع گوجرانوالہ کا اجتماع تلونڈی راہوالی میں ہوا جس میں علمی ،تربیتی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ۔مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی ضلع نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ مکرم ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ نے سیرت النبیؐ اور ہمدردی خلق پر روشنی ڈالتے ہوئے انصار کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔تین مجالس کے ۱۳۱ انصار، ۱۲ خدام اور ۶ اطفال شامل ہوئے۔

13/اپریل مجلس ملتان شرقی نے جلسہ سیرت النبیؐ منایا۔مقررین نے آنحضرتؐ کے سیرت کے پہلو عفو و درگذر اور دعوت الی اللہ کو بیان کیا جلسہ میں ۲۶/انصار، ۱۳ خدام اور ۸/اطفال شامل ہوئے۔

14/اپریل نظامت ضلع میانوالی کی مجالس کا ریفریشر کورس بمقام حافظ والا میں منعقد ہوا۔مکرم لقمان احمد طاہر صاحب بطور نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ شامل ہوئے ۔جنہوں نے نماز باجماعت کی اہمیت ،سیرت النبیؐ اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔علمی اور ورزشی مقابلہ جات مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب ناظم علاقہ سرگودہا کی نگرانی میں ہوئے۔ پروگرام میں ضلع میانوالی کی ۴ مجالس کے ۱۷/انصار اور ۱۱ خدام شامل ہوئے۔

15/اپریل مجلس سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔جس میں مکرم رفیع احمد طاہر صاحب ناظم ضلع نے تقریر کی۔تعداد شاملین: انصار ۱۵ خدام ۱۲ اور اطفال ۱۰ / رہے۔

میڈیکل کیمپس و ایثار (خدمت خلق)

27/جنوری مجلس مغل آباد راولپنڈی میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں دو ڈاکٹر صاحبان نے ۴۰ مریضوں کا فری علاج کیا۔

ماہ مارچ میں مجلس کینال بینک لاہور نے بیس اقسام کی ادویات گھروں سے اکٹھی کر کے شعبہ ایثار میں جمع کروائیں۔

ماہ مارچ میں مجلس مقامی ربوہ کے حلقہ جات کی طرف سے انگریزی ادویات کی تیسری قسط مرکزی ڈسپنسری میں جمع کروائی گئی۔

مارچ میں علاقہ لاہور کے زیر انتظام شمس آباد ضلع قصور کے متاثرین کے راشن کیلئے مبلغ ۱۴۰۰۰ روپے کی مدد کی گئی۔اسی طرح ۳۵/افراد کو کمبائنڈ فیبرکس اور نشاط ٹیکسٹائل میں بھرتی کروایا گیا۔

ماہ مارچ میں نظامت علاقہ راولپنڈی کے زیرِ اہتمام ۵ میڈیکل کیمپ لگائے گئے ۔جس میں ۳ ڈاکٹرز نے ۸۷ مریضوں کا مفت علاج کیا۔

ماہ مارچ میں مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیرِ انتظام ۵ میڈیکل لگائے گئے ۔جس میں ۱۳۶۵ مریضوں کا فری علاج کیا گیا میڈیکل کیمپ کے علاوہ ۱۷۹ مریضوں کا بھی علاج کیا گیا۔

ماہ مارچ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے ۲۵ حلقہ جات نے ربوہ کے گردونواح میں ۳۰ میڈیکل کیمپس لگائے جس میں ۲۲۰۴ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

23،3/مارچ مجلس گلشن پارک لاہور نے دو مقامات پر میڈیکل کیمپس لگائے جس میں ۸۴ مریضوں کا علاج کیا گیا۔اس کے علاوہ ۱۱۳ مریضوں کا معائنہ کیا گیا ۔مجلس کی طرف سے مبلغ ۲۰۰۰۰ روپے برائے تنصیب نلکا جات سندھ جمع کروائے گئے۔

31,10,9/مارچ مجلس رچنا ٹاؤن لاہور نے تین مقامات پر میڈیکل کیمپس لگائے جس میں ۲۸۲ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

10/مارچ چک نمبر 30-11L میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں ایلوپیتھک اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان نے ۲۲۵ مریضان کو مفت ادویات دیں ۔اس کے علاوہ ۱۰ مریضوں کو گھروں میں جا کر ادویات دی گئیں۔

15/مارچ مجلس کریم نگر فیصل آباد کے زیرِ اہتمام چک نمبر ۷ میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں ڈاکٹر محمد اظہر صاحب نے ۸۵ مریضوں کا علاج کیا اور ادویات دیں۔ اس کے علاوہ نئے سوٹ، ۱۲ جوڑے کپڑے اور مبلغ ۲۲۲۰۰ روپے سے غرباء کی مدد کی گئی۔

17/مارچ مجلس نظامت ضلع حافظ آباد سکھ رائے ڈیرہ پر فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا اور ۵۷ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

31/مارچ نظامت ضلع سیالکوٹ کے زیرِ اہتمام مانگا میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ مرکز سے مکرم قائد صاحب ایثار کے ہمراہ دو ڈاکٹرز ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی تشریف لائے۔ ۴۰۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

یکم مارچ، 15/مارچ مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیرِ انتظام حلقہ مظفر کالونی میں فری ہومیو پیتھک میڈکل کیمپس کا انعقاد ہوا۔ ۹۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

22/مارچ مجلس فضلِ عمر فیصل آباد نے دو مقامات پر میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جس میں ۱۲۶ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

22/مارچ مجلس دارالحمد فیصل آباد نے ایک طبی لیکچر کا انتظام کیا جس میں مکرم پروفیسر رانا عبدالستار خاں صاحب نے زہریلے جانور کے ڈسنے یا کاٹنے اور بجلی سے بچاؤ سے متعلق معلومات دیں۔ ۳۸/انصار، ۳۲ خدام اور ۱۸/اطفال نے شرکت کی۔

27/مارچ مجلس مقامی ربوہ کے زیرِ انتظام سانگرہ سادات میں ہومیو پیتھک میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں ۲۰۲ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جس میں دو ڈاکٹر اور ایک ڈسپنسر نے خدمات سرانجام دیں۔

31/مارچ مجلس نظامت ضلع سیالکوٹ کے زیرِ اہتمام بمقام مانگا فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں مرکز سے دو ڈاکٹرز تشریف لے گئے۔ ۴۰۰ مریضوں کا علاج کی گیا۔

31/مارچ نظامت ضلع سیالکوٹ نے سیالکوٹ شہر میں شعبہ ایثار کے تحت سیمینار کا اہتمام کیا جس میں مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے شمولیت کی۔

8/اپریل مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کی طرف سے خدمت انسانیت، عطیہ ادویات کیلئے انگریزی ادویات کے ۹ عدد پلاسٹک بیگ جمع کروائے گئے۔

31/مارچ بیت الحمد گل روڈ گوجرانوالہ میں خدمت خلق کے موضوع پر سیمینار رہوا۔ مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے شمولیت کی اور عہدیداران سے خدمت خلق کے مختلف پہلوؤں پر خطاب کیا۔ ۲۸ عہدیداران شامل ہوئے۔

14اپریل نظامت ضلع سیالکوٹ کے زیرِ اہتمام وسن کے تحصیل ڈسکہ میں میڈیکل کیمپ لگایا جس میں تین ڈاکٹرز صاحبان نے ۱۸۰ مریضوں کا علاج کیا۔

17/اپریل نظامت ضلع میانوالی نے ایک ضرورت مند کو نلکا لگا کر دیا جس پر ۵۰۰۰ روپے خرچ آیا۔

17/اپریل مجلس مقامی ربوہ کے حلقہ دارالصدر غربی قمر نے بمقام سانگرہ سادات میں ہومیو پیتھی میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔ جس میں ۲۴۵ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

وقار عمل

13/مارچ مجلس مغل آباد راولپنڈی میں مثالی وقار عمل کا انعقاد ہوا۔ جس میں ۱۳/انصار نے شمولیت کی۔

ماہ مارچ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیرِ انتظام ۳۹ حلقہ جات میں ۴۷ اجتماعی وقارِ عمل کیے گئے۔ وقارِ عمل کے ذریعہ بیوت الذکر کی نالیوں اور خالی پلاٹس کی صفائی کی گئی۔ ۱۰۵۷/انصار نے حصہ لیا۔

3/مارچ مجلس دارالحمد، دارالنور اور 121 ج ب گوکھووال ضلع فیصل آباد نے ضلعی انتظام کے تحت گوکھووال قبرستان میں اجتماعی وقارِ عمل میں حصہ لیا۔ حاضری ۳۷ رہی۔

10مارچ مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیرِ انتظام ملیر توسیعی کالونی میں اجتماعی وقار عمل کیا جس میں میڈیکل کیمپ والی گلی کی جو لوگوں کی گزرگاہ بھی ہے صفائی کی گئی۔ ۳۲/انصار نے حصہ لیا۔

10/مارچ مجلس دارالذکر فیصل آباد میں وقارِ عمل ہوا جس میں وسیع لان اور نواحی ماحول کی صفائی کی گئی۔ مجموعی حاضری ۳۷ رہی

15 تا17 / مارچ چک 30-11L ضلع ساہیوال میں اجتماعی وقارِعمل ہوا جس میں بیت الذکر کے دونوں ہال اور ساتھ ملحقہ گلیوں اور گراؤنڈ کی صفائی ، پانی کا چھڑکاؤ اور کیاریاں بنا کر پودے لگانا شامل ہے۔۱۲/انصار اور ۸ خدام نے حصہ لیا۔
17 / مارچ مجلس کریم نگر فیصل آباد نے احمدیہ قبرستان ملت روڈ میں مثالی وقارعمل میں ۳۱ پودے لگائے گئے۔ حاضری ۴۳ رہی۔
17 اور 31 / مارچ مجلس فضل عمر فیصل آباد نے بیت الفضل اور عیدگاہ میں وقارعمل کیے۔ انصار نے بھرپور حصہ لیا۔ حاضری انصار ۴۴، خدام ۴ اور اطفال ۴ رہی۔
24 / مارچ مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے وقارعمل کر کے بیت مسرور کے باہر سڑک و عمارت کی صفائی کی۔۲۰ انصار نے حصہ لیا
22 / مارچ مجلس دارالحمد فیصل آباد نے اجتماعی وقارعمل کرتے ہوئے نماز سنٹر کی صفائی کی ، گلیوں اور مربی ہاؤس کی بھی صفائی کی گئی۔ حاضری ۳۶ انصار رہی۔
23 / مارچ مجلس گلشن جامی کراچی نے ایک پبلک مقام پر وقارعمل کیا جس میں ۳۷ انصار ، ۲ خدام اور ۱۲ اطفال نے حصہ لیا۔
24 / مارچ مجلس لانڈھی کراچی نے وقارعمل کر کے نماز سنٹر کی صفائی کی۔ ایک ناصر ۶ کلومیٹر کا فاصلہ سائیکل پر طے کر کے شامل ہوئے۔ وقارعمل میں ۱۰ انصار اور ۸ خدام شامل ہوئے۔
24 / مارچ مجلس ڈرگ روڈ کراچی نے ہل پارک میں وقارعمل کیا۔ جس میں انصار اور خدام نے بھرپور حصہ لیا۔ حاضری انصار ۱۹، خدام ۱۰ اور اطفال ۱۲ رہی۔
24 / مارچ مجلس اورنگی ٹاؤن کراچی نے دو مقامات پر وقارعمل کیے وقار عمل میں ضلعی نمائندہ نے شمولیت کی۔۱۳ انصار نے حصہ لیا۔
24 / مارچ مجلس صدر کراچی نے احمدیہ ہال کی ملحقہ گلیوں کی صفائی کی حاضری انصار ۹، خدام ۱۱ اور اطفال ۳ رہی۔
24 مارچ مجلس محمود آباد کراچی نے بیت الہدیٰ اختر کالونی کے باہر سڑک پر وقارعمل کر کے سڑک کی حالت درست کی ۔۲۶ انصار ، ۶ خدام اور ۴ اطفال نے حصہ لیا۔
24 / مارچ مجلس اورنگی ٹاؤن نے بمقام اورنگی نمبر ساڑھے گیارہ اجتماعی وقارعمل کیا جس میں بیت الحمد کے ساتھ والی گلی اور بیت الذکر کے اندر اور باہر صفائی کی گئی۔ حاضری انصار ۱۵ رہی۔
26 / مارچ مجلس واہ کینٹ نے وقارعمل کیا۔ باہر سے پتھر اٹھا کر بیت الذکر میں رکھے گئے۔ مجموعی حاضری ۳۲ رہی۔
31 / مارچ مجلس کورنگی کالونی کراچی نے بیت العظیم کی صفائی کی جس میں پنکھے ، کھڑکیاں اور دریاں صاف کی گئیں۔ ۲۷/انصار ۶ خدام اور ۷ اطفال نے وقارعمل میں حصہ لیا۔
7 / اپریل نظامت ضلع عمرکوٹ کے زیرانتظام بمقام نبی سر روڈ ایک مثالی وقارعمل ہوا۔ ایک کلومیٹر سڑک پر گڑھوں کی مرمت ، جنگلی کیکروں کی تلفی اور رکاوٹوں کی صفائی کی گئی۔ ۱۶ مجالس کے ۹۰ / انصار اور ۱۰ دیگر افراد نے حصہ لیا۔ ضلعی عاملہ کے ممبران اور زعماء مجالس بھی شریک ہوئے۔

ذہانت و صحت جسمانی

4 / مارچ میں مجلس دارالنور فیصل آباد نے دوڑ ، گولہ پھینکنا اور گالف کے مقابلہ جات ہوئے۔ ۲۸ انصار شامل ہوئے۔
10 / مارچ مجلس دارالذکر فیصل آباد میں تیز چلنا ، دوڑ ، گولہ پھینکنا کلائی پکڑنا ، پیغام رسانی اور مشاہدہ معائنہ کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مجموعی حاضری ۳۷ رہی۔
17 / مارچ مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد کا پکنک پروگرام احمدیہ قبرستان ملت روڈ پر ہوا۔ ۷ اراکین بذریعہ سائیکل ۶ کلومیٹر سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ سو میٹر دوڑ ، ڈبل جمپ اور تھالی پھینکنا کے مقابلہ جات بھی ہوئے۔ حاضری اراکین ۳۳ رہی۔
17 / مارچ مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور پکنک پروگرام منایا۔ جس میں رسہ کشی ، نیزہ بازی ، گولہ پھینکنا اور تھالی پھینکنا کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ صحت کے موضوع پر لیکچر بھی دیا گیا پروگرام میں ۳۷ انصار نے شرکت کی۔
24,23,22 / فروری علاقہ لاہور کی سالانہ سپورٹس ریلی میں چاروں اضلاع سے ۴۳ انصار نے شمولیت کی۔ ہر مقابلے میں حصہ لیتے ہوئے کل ۱۵/انصار نے انعامات حاصل کیے۔
31 / مارچ نظامت ضلع ننکانہ صاحب کی پکنک کا پروگرام م بھوڑو چک 18 میں ہوا جس میں علاقہ سرگودھا سے ۲۶/انصار ، علاقہ فیصل آباد سے ۹۵ انصار کے علاوہ ۵۸ خدام و اطفال شامل

ہوئے۔ بعد میں علاقہ سرگودھا و فیصل آباد کے مابین گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، کلائی پکڑنا اور دوڑ سو میٹر کے مقابلے ہوئے۔ بعدہ انعامات تقسیم کیے گئے۔ حاضری ۱۷۹ رہی۔

17 مارچ مجلس دارالحمد فیصل آباد کے زیرِ انتظام پکنک پروگرام کے ساتھ سیر و مشاہدہ اور تیز سائیکل ریس کے مقابلے ہوئے۔ اراکین عاملہ ۲۰، مہمان ۴ کے علاوہ ۱۸ انصار شامل ہوئے۔

17 مارچ نظامت ضلع ساہیوال کے زیرِ انتظام مجلس 11L-30 میں اجتماع کے موقع پر گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، تیز چلنا، دوڑ، کلائی پکڑنا، مشاہدہ معائنہ اور رسہ کشی کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ اعزاز پانے والوں میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے انعامات تقسیم کیے۔

23 مارچ مجلس شاہدرہ ٹاؤن لاہور کے مجلس فیکٹری ایریا شاہدرہ اور رچنا ٹاؤن کے ساتھ کلائی پکڑنا، دوڑ اور بیڈمنٹن کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

23 مارچ مجلس میرابھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر میں انصار کو بلڈ پریشر چیک کرنے نیز ناگہانی آفت میں ابتدائی طبی امداد مہیا کرنے کے بارہ میں بتایا گیا۔ ۱۲ انصار شامل ہوئے۔

24 مارچ مجلس ڈرگ روڈ کراچی نے انصار کے مابین کلائی پکڑنے کا مقابلہ کروایا۔ انصار نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

24 مارچ مجلس ڈرگ کالونی کراچی نے ایک پکنک بمقام ہل پارک منائی۔ ۱۹ انصار، ۱۰ اخدام اور ۱۲ اطفال شامل ہوئے۔

31 مارچ مجلس گلشن پارک لاہور نے ضلعی سطح پر شالامار باغ میں ہونے والے دوڑ، رسہ کشی، کلائی پکڑنا، اور گولہ پھینکنا کے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ مجلس کے ۷ انصار شامل ہوئے۔

صفِ دوم

24 مارچ مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے ضلعی ہدایت کی روشنی میں ایک سائیکل سفر کیا۔ جس میں صفِ دوم کے انصار نے ۴ کلومیٹر کا سفر کیا۔ ۲۰ انصار شامل ہوئے۔

24 مارچ مجلس محمود آباد کراچی نے ضلعی ہدایت کے مطابق سائیکل سفر کیا جس کا اختتام اختر کالونی بیت الہدیٰ میں ہوا۔ ۲۱ انصار نے حصہ لیا۔

امام خطبہ جمعہ میں ایک دفعہ بیٹھ کر پھر کیوں کھڑا ہوتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’یہ رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔ مسلم کتاب الجمعہ میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ مسند احمد بن حنبل میں ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جمعہ کے روز دو دفعہ خطبہ دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ وہی چیز ہے بس تھوڑے تھوڑے الفاظ کا فرق ہے۔

مسلم کتاب الجمعہ میں ہے کہ مجھے جابر بن سمرہؓ نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر آپ بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

سنن نسائی میں ہے جابر بن سمرہؓ ہی کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے اس دوران کوئی بات نہ کرتے پھر کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ دیتے۔ سب میں تھوڑا تھوڑا الفاظ کا فرق ہے وضاحت زیادہ ہوئی ہوئی ہے۔‘‘

(لجنہ سے ملاقات ریکارڈنگ 6 فروری 2000ء بحوالہ الفضل ربوہ 25 نومبر 2000ء صفحہ 3)

قرآن کلاس

(مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں‘‘

نیز فرمایا:

’’قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔‘‘

قرآن کریم پڑھانے والے کے دل میں قرآن پڑھانے کا شوق جنون کی حد تک ہو۔ کسی دن چھٹی کرنے کا خیال دل میں نہ ہو۔ جیسے حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول شدید بیماری اور ضعف کی حالت میں بھی درس قرآن کا ناغہ نہ فرماتے۔

یہ شکوہ کہ قرآن کریم پڑھنے والے نہیں ملتے پیدا ہو ہی نہیں سکتا جب قرآن پڑھانے والے کا عشق قرآن ایک کشش اور جذب اپنے اندر رکھتا ہو۔ تین امور میں کوئی دوسری ترجیح ہونی نہیں چاہئے۔ نماز کی ادائیگی سے افضل کوئی چیز نہیں۔ قرآن کلاس کے وقت کسی اور کام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے وقت کسی اور مصروفیت کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ 15/مئی 2009ء کو ایک ہفت روزہ کلاس مکرم امیر احمد صاحب کے گھر واقع دارالصدر شرقی طاہر میں شروع کی گئی۔ ابتداء میں اس میں 7 طلباء شامل تھے۔ یہ کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے نصف گھنٹہ بعد شروع ہوتی۔ کلاس خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر مفید، دلچسپ اور فائدہ مند ثابت ہوئی کہ کلاس کے طلباء میں رفتہ رفتہ اضافہ ہونا شروع ہوا۔ بعد میں یہ کلاس خاکسار کے مکان پر منعقد ہونے لگی۔ اس وقت 22/افراد شامل ہوتے ہیں۔ پہلے نصف گھنٹہ میں لیپ ٹاپ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ترجمۃ القرآن کلاس پیش کی جاتی ہے۔ پھر نصف گھنٹہ تک پڑھے ہوئے حصہ کی آسان پیرائے میں عربی گرائمر سمجھائی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم اور دین کے بارے میں (باقی صفحہ 42 پر)

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: ضیاء الاسلام، محمد احمد رضوان ہاشمی، حافظ مظہر احمد، ملک منصور احمد عمر، ملک صباح الظفر عمر، منظور احمد، سید شعیب اللہ۔

کھڑے دائیں سے بائیں: امیر احمد، محمد افضال، محمد ارشد مانگٹ، اطہر احمد نظام، قیصر احمد نظام (طفل)، سید عاصم عدنان، رانا ظفر احمد خان شیخ سلطان احمد علیانہ، ملک ارشاد اللہ خان، شیخ امتیاز احمد، شیخ فضل احمد، عباس احمد نظام، حافظ مونس احمد، ندیم احمد، حافظ مصاحب عبدالقادر۔

شذرات

مذہبی جذبات سے کھیلنے کا انجام

جناب حبیب الرحمٰن تحریر کرتے ہیں:

1953ء میں میاں ممتاز محمد دولتانہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔خواجہ ناظم الدین ملک کے وزیر اعظم تھے۔دولتانہ صاحب چاہتے تھے کہ وفاقی کابینہ میں پنجاب کی نمائندگی کرنے والے وزراء ان کی مرضی سے لئے جائیں۔وزیر اعظم نے جب یہ مطالبہ نہیں مانا تو ضرورت سے زیادہ ذہین وفطین ممتاز دولتانہ نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو زچ کرنے کے لئے قادیانی وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف ایک مذہبی محاذ کھڑا کر دیا۔قائداعظم نے انہیں وزیر خارجہ نامزد فرمایا تھا۔ان کا شمار لائق ترین پاکستانیوں میں ہوتا تھا۔انہیں نشانہ بنانے کے لئے دولتانہ صاحب نے صوبائی محکمہ تعلقات عامہ کے توسط سے لاہور اور قرب و جوار کے اضلاع کی مساجد کے ائمہ صاحبان کی خدمات حاصل کیں۔انہیں ہدایت کی گئی کہ مساجد میں

ممتاز دولتانہ نے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کو زچ کرنے کیلئے قادیانی وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف ایک مذہبی محاذ کھڑا کر دیا۔قائداعظم نے انہیں وزیر خارجہ نامزد فرمایا تھا۔ان کا شمار لائق ترین پاکستانیوں میں ہوتا تھا۔انہیں نشانہ بنانے کیلئے دولتانہ صاحب نے...... لاہور اور قرب و جوار کے اضلاع کی مساجد کے ائمہ صاحبان کی خدمات حاصل کیں کہ مساجد میں چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف دھواں دھار تقریریں کریں۔چوہدری صاحب کے قادیانی ہونے کی بناء پر پاکستان سے ان کی وفاداری کو مشکوک ٹھہرائیں...... چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف اس تحریک کو تحریک ختم نبوت کا نام دیا گیا

چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف دھواں دھار تقریریں کریں۔چوہدری صاحب کے قادیانی ہونے کی بناء پر پاکستان سے ان کی وفاداری کو مشکوک ٹھہرائیں اور شدو مد سے ان کی برطرفی کا مطالبہ کریں۔چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف اس تحریک کو تحریک ختم نبوت کا نام دیا گیا۔لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور فیصل آباد وغیرہ میں تقریباً ہر روز جلسے کروائے گئے۔مولانا عبدالستار نیازی کو اس تحریک کی قیادت سونپی گئی۔مولانا موصوف نے لاہور کی مسجد وزیر خان کے مینار پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنالیا تحریک چل پڑی تو گورنر ہاؤس پر قبضہ کر لینے کا حکم دیا گیا۔مال روڈ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک گورنر ہاؤس کی طرف مارچ کرنے والوں کے ہجوم کو مسلح پولیس بمشکل روک سکی۔انسپکٹر جنرل پولیس میاں انور علی کو دور کی سوجھی۔انہوں نے خبر پھیلادی کی چوہدری ظفر اللہ خان کو برطرف کر دیا گیا ہے۔یہ افواہ سن کر ہجوم کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے اور خیر وعافیت سے مال روڈ پر آنے والے ہزاروں افراد منتشر ہو گئے۔

اگلے روز جب پتہ چلا کہ ظفر اللہ خان کی برطرفی کی افواہ غلط فہمی تھی تو پھر سے جلوس نکلنے لگے۔دفعہ 144 کے تحت لگائی گئی پابندیاں توڑی جانے لگیں اور پولیس کی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہونے لگ گیا۔سڑکوں پر گری ہوئی انسانی لاشیں اُٹھانے کے لئے میونسپل کارپوریشن کی گاڑیاں دوڑنے لگیں اور لاشوں کو دریائے راوی کی نذر کیا جانے لگا۔پولیس فائرنگ جاری رکھنے

سے ہچکچانے لگی تو مارشل لاء لگا دیا گیا۔ایسے فوجی دور دراز علاقوں سے لائے گئے جو پنجابی اور اردو زبانیں نہیں جانتے تھے۔ ان فوجیوں کو باور کرایا گیا کہ پاکستان کے ایک شہر پر ڈاکوؤں نے قبضہ کرلیا ہے اور ان کے قبضے سے شہر کو چھڑانے کیلئے مارشل لاء لگایا گیا ہے۔لاہور سے ناواقف اور پنجابی اور اردو زبانوں سے نابلد فوجیوں نے کرفیو توڑنے اور سڑکوں پر نشانہ بنا دینے میں تامل نہیں کیا۔غرضیکہ اس تحریک نے سینکڑوں انسانوں کی زندگیاں چھین لیں۔چوہدری ظفراللہ خان تو بدستور وزیر خارجہ رہے البتہ میاں ممتاز دولتانہ کو پنجاب کی وزارت اعلیٰ سے ہاتھ دھونا پڑا۔لاہور میں 53ء کے اس مارشل لاء نے 58ء کے فوجی انقلاب کی بنیاد ڈالی۔ماضی کی یہ باتیں یہ بتانے اور سمجھانے کیلئے لکھی گئی ہیں کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا کسی کیلئے بھی آسان ہو سکتا ہے۔'' (ہفت روزہ اخبار جہاں 21 تا 27 / مارچ 2005ء صفحہ 8 بقیہ صفحہ 70)

(بقیہ از صفحہ 6) اس پر عمل کر رہا ہوگا۔آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔اگر یہ باتیں نہیں کرو گے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔...... ہمدردیٔ خلق کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔''
(خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2003ء بمقام بیت فضل لندن، از خطبات مسرور جلد اول صفحہ 308-309)

(بقیہ از صفحہ 28) قارئین! مضمون کی ابتداء ہم نے ذکر کیا تھا کہ جناب اوریا صاحب کے کالم کا نام ''جمہوریت کے اجارہ دار'' تھا۔پاکستان میں ''جمہوریت کے اجارہ دار'' موجود ہیں کہ نہیں لیکن ''تاریخ کے اجارہ دار'' تو ضرور موجود ہیں۔جو جب چاہیں تاریخی حقائق کو بالکل بدل کر یا مسخ کر کے پیش کر دیتے ہیں۔وہ اس بات کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے کہ اپنے عجیب و غریب دعاوی کے ساتھ کوئی حوالہ ہی درج کرنے کا تکلف کرلیں۔اللہ کرے ہمارے ملک میں تاریخ کے قتل کا یہ سلسلہ اب اختتام پذیر ہو۔اس قسم کے ''تاریخی انکشافات'' اور افسانوں کی دھند غائب ہو اور درست تاریخی حقائق ہی عوام کے علم میں آئیں۔ کیونکہ آج تاریخ کا خون کرنے سے وطن عزیز کے آئندہ مورخین خون آلود ہو سکتے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ 40) سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ کے تازہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ امور پر عمل پیرا ہونے کیلئے گفتگو بھی کی جاتی ہے۔آخر میں چائے وغیرہ سے تواضع ہوتی ہے۔اس کلاس پر کل ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔خاکسار کے ہمراہ دو مربیان مکرم حافظ مظہر احمد صاحب اور مکرم صباح الظفر عمر صاحب بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔وقتاً فوقتاً پڑھے ہوئے حصہ کا امتحان بھی لیا جاتا ہے۔اور امتیاز حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ربوہ کے مختلف محلہ جات سے طلباء اس کلاس میں شامل ہوتے ہیں۔خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً چار سال کے دوران اس کلاس میں جماعتی ضرورت کے تحت صرف ایک یا دو مرتبہ رخصت کی گئی۔

اعلان قیادت تعلیم

قیادت تعلیم کی طرف سے گزشتہ سال ٹارگٹ دیا گیا تھا کہ سو فیصد انصار ترجمہ نماز سیکھیں۔امسال مجلس دارالحمد فیصل آباد کے چار انصار نے ترجمہ نماز سیکھ لیا ہے خدا تعالیٰ مبارک فرمائے۔دیگر مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ ترجمہ نماز سیکھنے والے انصار کے نام قیادت تعلیم کو جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

فیصلہ جات مجالس شوریٰ کی روشنی میں معلوماتی سیمینارز، لیکچرز، تقاریر، مضامین اور فولڈرز وغیرہ کے لئے مجوزہ موضوعات برائے سال 2013ء

1: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پہلو 2: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جانے والے کسی اعتراض کا ردّ
3: گھروں کی سطح پر سیرت النبیؐ کی مجالس 4: موجودہ دَور میں فیملی کلاسز کی اہمیت
5: ایم ٹی اے کی اہمیت و برکات 6: ایم ٹی اے کے فوائد
7: خطباتِ امام کی اہمیت اور برکات 8: ایم ٹی اے پر پیش کئے جانے والے پیارے امام کے مختلف پروگرام
9: ایم ٹی اے کے لئے ڈش اور ریسیور کی setting
10: ایم ٹی اے ملاحظہ کرنے کے لئے مختلف جدید ذرائع (آئی پیڈ، آئی پوڈ، ٹیبلٹ، سمارٹ فون وغیرہ)
11: ایم ٹی اے پر نشر کیا جانے والا ایک دلچسپ پروگرام 12: افراد جماعت احمدیہ کیلئے اُردو زبان کی اہمیت
13: اُردو زبان: مامورِ زمانہ کی زبان 14: اُردو زبان کی ترویج: ہمارا دینی فریضہ
15: اُردو زبان کی اہمیت اور فروغ 16: اُردو ادب سے منتخب دلچسپ تحریرات (بڑوں کے لئے)
17: اُردو ادب سے منتخب دلچسپ تحریرات (بچوں کے لئے) 18: حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان اسلوب تحریر
19: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُردو منظوم کلام کے محاسن
20: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد اُردو زبان کا عالمی فروغ
21: نئی نسل کے لئے اُردو زبان پر دسترس حاصل کرنے کے طریق 22: صُبح کی سیر کے دوران ذاتی مشاہدات
23: نماز کی اہمیت و فوائد 24: بزرگوں کی عبادات کے واقعات
25: جمعۃ المبارک کی اہمیت و برکات 26: نماز تہجد کے لئے جلد بیدار ہونے کے طریق

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

احباب جماعت کے استفادہ کے لئے دو نئی ویب سائٹس کا اجراء کیا گیا ہے۔

احمدی احباب سے مستفید ہونے کی درخواست ہے۔

(1)http://ankahmadiyyat.org (2)http://www.proceedings1974.org

(انٹرنیٹ کمیٹی ربوہ پاکستان)

Editor: Ahmad Tahir Mirza
Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

Monthly
Ansarullah
C. Nagar

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ihsaan 1392, June 2013

’’ہم خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ کے فضل سے من حیث الجماعت بیشک اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہم جماعت پر دیکھتے ہیں، جماعت کی ترقی بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ ایک خاص سلوک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح انتہائی نامساعد حالات میں بھی جماعت کو اللہ تعالیٰ دشمن کے منہ سے نکال لاتا ہے۔ جماعت کی ایک اچھی تعداد یقیناً تقویٰ پر چلنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کی بھی ہے۔ لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت باندھ کر ہم میں سے ہر ایک وہ معیارِ تقویٰ حاصل کرے، وہ خدا تعالیٰ کا قرب ہمیں حاصل ہو جو ایک حقیقی (مومن) کا ہونا چاہئے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔ اور وہ کیا ہے؟ وہ یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ کا تو کچھ حرج نہیں کرو گے۔...... خدا تعالیٰ کو بھلانے والے وہ لوگ ہیں جو ایمان میں کمزور ہیں...... یا بھول جاتے ہیں کہ ہم نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے اور اس وجہ سے پھر ایسے عمل ہونے لگتے ہیں جن سے اُن کی اخلاقی اور روحانی حالت انحطاط پذیر ہو جاتی ہے، گرنے لگ جاتی ہے، دنیا دین پر مقدم ہو جاتی ہے، نہ یہ کہ دین دنیا پر مقدم ہو۔ ایسے دنیا دار اگلے جہان میں خدا تعالیٰ کا کیا سلوک دیکھیں گے وہ تو خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں بھی اُن کے دنیا میں پڑنے کی وجہ سے اُن کا ذہنی سکون برباد ہو جاتا ہے۔...... پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ ہے اور تقویٰ پر قدم مارنے کی کوشش نہیں ہے۔ ایمان کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ تو یہ بات صاف ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل نہیں ہے۔ جب ایمان میں کمزوری ہے اور اصلاح کی طرف توجہ نہیں ہے تو پھر دنیا میں بے سکونی کی زندگی ہوگی۔ اور یہی نہیں، ایسا شخص پھر فاسقوں میں شمار ہوگا۔...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ جو بھی حالات ہوں، کبھی بھی خدا تعالیٰ کے احکامات کو نہیں بھلائیں گے۔ دوسرے ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اُسے اُس نعمت سے حصہ دیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو آگے بڑھانے اور (دین حق) کی تجدید کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں بھیجی ہے۔ ...... اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں کہ ہمیں اُس نے اس نعمت کو قبول کرنے کی توفیق دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور آپ کے طفیل ملنے والی نعمت تھی اور ہم اُن لوگوں میں شمار ہوئے جو اس انعام میں سے حصہ پانے والے ہیں اور حقیقت میں انعام سے حصہ پانے والے اور اس کی شکرگزاری ادا کرنے والے ہم تبھی ہو سکتے ہیں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اور توقعات پر پورا اترنے والے ہوں، اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کو بھلانے والے اور اپنی غفلتوں میں ڈوب جانے والے ہوں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 03؍مئی 2013ء بمقام بیت الفتوح لندن بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 24، 30؍مئی 2013ء)